Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 رمضان 1429 ہجری 25 رتبوک، 1387 ہش 25 ستمبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

دنیا کو امن دینا چاہتے ہو تو بھوک کو ختم کرو اور تعلیم کو عام کرو

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں کوئین الزبتھ دوم کانفرنس ہال لندن میں منعقدہ تقریب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(لندن۔ 10 رجون 2008ء) صد سالہ خلافت جوبلی کے غیر معمولی اہمیت کے تاریخی سال میں دنیا بھر کی جماعتیں اسلام احمدیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے خصوصی مساعی کر رہی ہیں اور اس سلسلہ میں ایسی تقریبات کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے جن کے ذریعہ غیر مسلموں تک خصوصیت سے اسلام کا پُر امن پیغام مؤثر رنگ میں پہنچ سکے۔ ایسی ہی ایک بہت ہی تاریخی اور غیر معمولی عظمت اور شان رکھنے والی تقریب کا اہتمام جماعت احمدیہ یوکے نے لندن کے مرکز میں واقع کوئین الزبتھ دوم کانفرنس سینٹر میں 10 رجون 2008ء کو کیا۔ یہ کانفرنس سینٹر ایک اہم سینٹر ہے۔ اس کے بالکل قریب ہی پارلیمنٹ ہاؤس اور اہم سرکاری دفاتر ہیں۔ اس کانفرنس سینٹر میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے وہ مشہور لیکچر دیا تھا جو "Islam's Response to Contemporary Issues" کے نام سے شائع شدہ ہے۔

آج کی اس تقریب کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شمولیت فرما کر صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر ایک اہم خطاب فرمانے والے تھے۔ اس خاص موقع پر جماعت احمدیہ یوکے نے مختلف ممالک کے سفراء، ممبران پارلیمنٹ، سیاسی پارٹیوں کے قائدین، ڈاکٹرز، ٹیچرز، پروفیسرز، مختلف کونسلوں کے میئرز اور بہت سی دیگر سرکاری و غیر سرکاری اہم شخصیات کو مدعو کر رکھا تھا اور ان کی کثیر تعداد اس تقریب میں شامل ہوئی۔

پریس کانفرنس: کانفرنس ہال میں مرکزی پروگرام سے قبل جماعت نے پریس کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کر رکھا تھا۔ چنانچہ اسی کانفرنس سینٹر کے ایک ہال میں قریباً ساڑھے پانچ بجے پریس کانفرنس کا آغاز ہوا جس میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے مختصراً جماعت کا تعارف کروایا اور پریس کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن اور جناب لارڈ ایوبری بھی موجود تھے۔ مکرم رفیق حیات صاحب نے بتایا کہ جماعت اس وقت خدا کے فضل سے دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں اور جماعت دنیا کے مختلف ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدانوں میں بنی نوع انسان کی نمایاں خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ بالخصوص افریقہ کے کئی ممالک میں متعدد ہسپتال اور سکول کالجز قائم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بلا تمیز رنگ و نسل و مذہب و ملت بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے بہت سے کام جاری ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں کے حالات سے متعلق ایک نمائندہ کے سوال پر مکرم لارڈ ایوبری صاحب جو برٹش پارلیمنٹ کی ہیومن رائٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں نے بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں فیصل آباد میڈیکل کالج کے 23 احمدی طلباء و طالبات کو کالج سے نکال دیا گیا۔ ان میں سے بعض اپنی تعلیم کے آخری سال میں ہیں۔ ایک ایسا ملک جہاں طبی سہولیات کا پہلے ہی فقدان ہے۔ ایک خاص فرقہ کے طلباء کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے کہ انہیں اپنی تعلیم کی تکمیل سے روکا جا رہا ہے۔

لارڈ ایوبری نے بتایا کہ ہم نے یہ معاملہ پاکستان کے سفارت خانہ کے سامنے رکھا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 2006ء میں ایک پارلیمنٹری وفد احمدیوں کے پاکستان میں حالات کی تحقیق کے لئے پاکستان گیا تھا۔ اس کی تحقیقی رپورٹ شائع شدہ ہے۔ اس کے مطابق بھی احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔

قریباً پانچ بج کر پچاس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لائے اور پریس کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

۞ ...... انڈونیشیا میں جماعت کی تبلیغ پر پابندی سے متعلق ایک حکومتی نوٹیفکیشن کے حوالہ سے ایک سوال کیا گیا کہ کیا آپ اس کے خلاف احتجاج کریں گے؟

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے خیال میں احتجاج سے کیا مراد ہے؟ لیکن ہم انسانی حقوق کے مختلف اداروں کے ذریعہ اس کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ جہاں تک سڑکوں پر آ کر احتجاج کرنے تعلق ہے تو ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ کریں گے۔ اس سے پہلے پاکستان میں بھی احمدیوں کے خلاف قوانین بنائے گئے لیکن ہم نے کبھی سڑکوں پر آ کر احتجاج نہیں کیا۔

۞ ...... ایک صحافی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ احمدیوں کے خلاف یہ سب کچھ ان غلط فہمیوں کی بنا پر ہو رہا ہے جو جماعت کے خلاف پھیلائی گئی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری میں جس موعود نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم آپ کی جماعت میں داخل ہیں۔ جہاں تک بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ کا تعلق ہے تو آپؑ نبی ہیں لیکن بغیر نئی شریعت کے۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے سے اس بارہ میں فرمایا ہوا ہے کہ وہ مسیح و مہدی ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ یہی بات ہے جو نام نہاد علماء کو تکلیف دیتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر مسلم اُمّہ مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو قبول کرتی ہے تو پھر ان کا لوگوں پر کچھ اختیار باقی نہیں رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہم کس طرح اس صورتحال کو تبدیل کریں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم بانیٔ جماعت احمدیہ کے دعویٰ سے ہٹ جائیں تو یہ تو نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید وضاحت سے فرماتا ہے کہ مذہب میں جبر نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو نہ مانیں لیکن اسلام کسی کو کسی شخص کے خلاف محض مذہبی اختلاف کی بنا پر تلوار کے استعمال یا جبر و تشدد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم نے کبھی انہیں مجبور نہیں کیا کہ وہ احمدی ہو جائیں۔ اس لئے انہیں اپنے رویہ کو بدلنا چاہیے۔

۞ ...... اس سوال کے جواب میں کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے کیوں یہ ممکن نہیں کہ وہ خلیفہ بنائیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلافت کا انسٹی ٹیوشن نبوت کے بعد جاری ہوتا ہے۔ اگر وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ خلیفہ کیسے بنا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ انہوں نے مان لیا کہ خلافت راشدہ کے بعد خلافت منقطع ہو گئی ہے تو واضح ہے کہ اس کے بعد کسی نبی کے آنے پر ہی اس کے بعد خلافت قائم ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ادارہ ہے۔ اگر وہ خود اپنے پاس سے نبی بنانا چاہتے ہیں تو یہ ایک فضول کوشش ہوگی۔

۞ ...... سوال کیا گیا کہ یہ آپ کا خلافت جوبلی تقریبات کا سال ہے۔ کیا یہ تقریبات صرف یوکے میں ہی ہوں گی؟ حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم ساری دنیا میں یہ تقریبات منا رہے ہیں۔ اپریل کے مہینہ میں مَیں نے افریقہ کے ممالک کا دورہ کیا اور جلد ہی امریکہ اور کینیڈا بھی جا رہا ہوں۔ ہم نے پاکستان میں بھی خلافت جوبلی کی تقریبات منائیں اگرچہ وہاں پابندیاں تھیں اور اس کے بعد یہ پابندیاں لگائی گئیں کہ ہم چراغاں نہیں کر سکتے اور بچوں میں مٹھائیاں تقسیم نہیں کر سکتے۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

"تمام قارئین بدر کی خدمت میں عید الفطر کی بہت بہت مبارکباد"

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شُرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۱۰ آخری......)

گزشتہ گفتگو میں ہم حیدرآباد کے ملاؤں کے اس اعتراض کا جواب دے رہے تھے کہ نعوذ باللہ من ذلک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں ہم نے پختہ حوالوں سے ثابت کیا تھا کہ اس دَور میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ہی وجود باجود ایسا ہے جو حقیقی طور پر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلکہ گزشتہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر ملنا محال ہے۔ چنانچہ ابتدائی دَور کے معاندین و مخالفین احمدیت اس بات کو قبول کرتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۲ء میں جب مخالفین اسلام کے جواب میں کتاب براہین احمدیہ لکھی اور اس میں اپنے الہامات شائع کئے تھے تو اس پر اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو ریویو کیا تھا وہ ہم گزشتہ مضمون میں لکھ چکے ہیں۔

اب اُس دَور کے دو اور جید علماء و بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے۔

۱-شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب جو شاعر مشرق علامہ اقبال کے استاد تھے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ ملازمت کی پاکیزگی اور آپ کی نیکی اور دیانت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:

''حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ چونکہ آپ عزلت پسند اور فضول ولغو سے مجتنب اور محترز تھے اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیعِ اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے...

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادریوں عیسائیوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۵۴ طبع اوّل)

مولانا سید میر حسن صاحب مزید لکھتے ہیں:-

''کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔'' (ایضاً)

۲-مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار کے والد ماجد منشی سراج دین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں:

''مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے.....چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔'' (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء بحوالہ حیاتِ طیبہ مؤلفہ عبد القادر (سابق سوداگرمل) مطبوعہ ۱۹۵۹ء مطبع اُردو پریس میکلوڈ روڈ لاہور)

مختلف فرقہ ہائے اسلامیہ کے سرکردہ لیڈران و بزرگان تھے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے قبل آپ کے متعلق یہ خیالات رکھتے تھے لیکن جیسا کہ علماء و روساء مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ کو صدوق اور امین کہتے تھے لیکن بعثت کے بعد وہ آپ کو نعوذ باللہ کذاب اور دکاندار کہنے لگے یہی حال سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوا کہ بعثت کے بعد علماء نے آپ کو نعوذ باللہ کافر و دجال کہنا شروع کر دیا۔ لیکن حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ بتاتی ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک ایسے خادم اسلام تھے جس کی نظیر چودہ سو سال میں ملنا محال ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ مبارک میں آریوں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے مخالفین کے ساتھ ایسے ایسے مناظرے مباحثے کئے ہیں اور ایسا عظیم الشان لٹریچر تیار کیا ہے جس سے دفاع اسلام کا مبارک فریضہ سرانجام پایا ہے۔ گزشتہ مضامین میں ہم آپ کی کتاب براہین احمدیہ کا تذکرہ کر چکے ہیں جو آپ نے 1880ء میں معاندین اسلام کے جواب میں دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ تصنیف فرمائی تھی۔ 1893ء میں امرتسر میں پادری عبد اللہ آتھم کے ساتھ آپ کا ایک مباحثہ ہوا جس میں اسلام کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور عبد اللہ آتھم کو کانوں کو ہاتھ لگا کر اور زبان باہر نکال کر کہنا پڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال نہیں کہتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعے ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذات والا صفات میں کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مُرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش۔'' (ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:-

''ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی سے اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابلِ شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ اُن ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث سے اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں تازہ بتازہ صد ہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا شکر یہ ادا کریں کہ اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچے تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے مَلِیکِ مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (تریاق القلوب صفحہ 5)

1907ء میں لاہور میں آریہ سماج کا ایک جلسہ ہوا جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنا مضمون بھیجنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مضمون جو چشمۂ معرفت کے پہلے حصہ میں چھپا ہے، حضرت مولانا نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے پڑھ کر سُنایا۔ یہ مضمون اسلام کے حق میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نہایت شائستہ زبان میں لکھا گیا تھا۔ لیکن جب آریہ سماج کے مُقرر کی باری آئی تو اس نے سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نہایت گھناؤنے الزامات لگائے۔ جماعت احمدیہ کا وفد جب جلسہ سے فارغ ہو کر قادیان پہنچا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی رپورٹ دی تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا تم لوگ اس جلسہ میں کس طرح بیٹھے رہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو رہی تھی تم کو فوراً وہاں سے اُٹھ کر آ جانا چاہئے تھا۔

آریوں اور عیسائی معاندین کی طرف سے سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہونے والے آئے دن کے حملوں کو دیکھ کر آپ علیہ السلام نے 1895ء اور پھر 1898ء میں گورنمنٹ انگلشیہ کو ایک میمورنڈم بھیجا جس میں آپ نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ گورنمنٹ ایک قانون پاس کرے۔ جس کی روشنی میں کوئی مذہب والا کسی دوسرے مذہب کے بانی پر ناپاک اور گندے حملے نہیں کرے گا بلکہ صرف اور صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا۔

اپنی حیات طیبہ کے آخری لمحوں تک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک و مطہر ذات پر ہونے والے ناپاک حملوں سے بہت پریشان تھے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی وفات سے چند روز قبل ہندوؤں اور مسلمانوں کے سامنے ایک تجویز رکھی جو آپ نے اپنے لیکچر ''پیغام صلح'' میں بیان فرمائی۔ یہ لیکچر آپ کی وفات کے بعد 21/جون 1908ء کو لاہور میں ایک بڑے مجمع میں سنایا گیا جس کی صدارت مسٹر جسٹس رائے بہادر پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے کی تھی اس لیکچر میں آپؑ نے فرمایا کہ میں اور میری جماعت جو اس وقت چار لاکھ کے قریب ہے اپنی طرف سے یہ اقرار کرنے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ ہندو بھی یہ اقرار کریں کہ وہ اپنی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرف شکایت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

خطبہ جمعہ

اگر نمازوں اور عبادت کی طرف پوری توجہ نہیں تو پھر اس جلسہ کے بہت بڑے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن رہے ہوں گے۔ ان دنوں میں خالص نمازوں اور عبادتوں اور دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں کیونکہ یہی ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد ہے۔

جلسہ کے ماحول میں بھی اور اس سے باہر اپنے ماحول میں بھی سلام کو رواج دیں۔

پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں تاکہ ان دعاؤں سے بھی حصہ پانے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں

(مہمانانِ جلسہ اور انتظامیہ کے لئے جلسہ کی مناسبت سے اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رجولائی 2008ء بمطابق 18 روفا 1387 ہجری شمسی بمقام بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج انشاء اللہ باقاعدہ افتتاح کے ساتھ شام کو جماعت احمدیہ یو۔کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال کا جلسہ سالانہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے اور اس سو سال میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور نصرتوں کی بارش کے شکرانے کے لئے جمع ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ ایک خاص اہمیت کا جلسہ بن گیا ہے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت، ہر احمدی کے دل میں اس کی خاص اہمیت ہے اور اس اہمیت کے پیش نظر اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ کی انتظامیہ نے اندرون ملک بھی اور بیرون از برطانیہ بھی زیادہ مہمانوں کی متوقع آمد کے پیش نظر اپنے انتظامات میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ معمولی کمیوں کے علاوہ جو ایسے وسیع انتظامات میں جو عارضی بنیادوں پر کئے گئے رہ جاتی ہیں، عمومی طور پر انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

اب لمبے تجربہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان کو اپنے اپنے کاموں کا ماہر بنا دیا ہے اور اس پر جب ایک احمدی کا جذبۂ ایمان بھی شامل ہو جائے تو پھر تو کارکنوں کے کام میں ایک دیوانگی ہوتی ہے اور اس سال تو جیسا کہ میں نے کہا خلافت جوبلی کا جلسہ بھی ہے۔ ہر کارکن بچے، جوان، بوڑھے میں ایک خاص جذبہ ہے اور یہ جذبہ اس سال خاص رنگ میں جہاں جہاں بھی جلسے ہو رہے ہیں، جن جن ملکوں میں بھی میں گیا ہوں نظر آ رہا ہے۔ چاہے وہ گھانا اور نائیجیریا کی پرانی جماعتوں کے جلسے ہوں یا بینن کی نئی جماعت کا جلسہ سالانہ یا امریکہ یا کینیڈا کا جلسہ۔

امریکہ کے احمدیوں کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں، پتہ نہیں کیوں دوسری دنیا کے احمدیوں کو یہ خیال تھا کہ وہاں کے جلسہ میں وہ جوش اور رونق نہیں ہوگی جو باقی دنیا میں نظر آتی ہے۔ اکثر خطوں میں اب بھی جو مجھے آ رہے ہیں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ شاید اس لئے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جو عمومی تاثر امریکہ کے بارے میں ہے اس میں ہمارے احمدی بھی رنگے گئے ہوں گے کیونکہ کافی تعداد وہیں پلے بڑھے نوجوانوں کی ہے۔ لیکن ایک تو یہ عمومی تاثر عوام کے بارہ میں بھی غلط ہے۔ عمومی طور پر وہاں کے عوام بہت اچھے ہیں اور جہاں تک احمدی کا سوال ہے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، وہ کسی بھی طرح کم نہیں ہیں، الحمد للہ۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کی برکت ہے۔

بہرحال آج تو برطانیہ کے جلسہ کا ذکر ہونا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے عارضی انتظامات کے لحاظ سے تو اتنے وسیع انتظامات سخت قانونی پابندیوں کے ساتھ کہیں بھی نہیں ہوتے۔ تعداد کے لحاظ سے بھی، گزشتہ چند سالوں سے جو جلسے ہو رہے ہیں ان میں جرمنی اور برطانیہ کے جلسے برابر ہوتے ہیں۔ اس سال گھانا کا جلسہ تعداد کے لحاظ سے بہت آگے نکل گیا تھا۔

پاکستان کا میں نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہاں تو نام نہاد حق و انصاف اور آزادی کا دعویٰ کرنے والی حکومتیں گزشتہ 24 سال سے ہمیں جلسے کرنے نہیں دے رہیں۔ پتہ نہیں اس امن پسند جماعت سے ان لوگوں کو کیا خوف ہے۔ جلسہ کے ان دنوں میں میں آپ لوگوں کو یہ بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے حالات کے لئے بہت دعا کریں۔ ایک تو عمومی ملکی حالات کے لئے بھی کہ پتہ نہیں حکمران ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں اور اس ملک کا کیا کرنا چاہتے ہیں۔ جب گزشتہ الیکشن ہوئے تو مولوی کو اس سال حکومت نہیں ملی تو وہ اپنی فطرت کے مطابق اس کا پورے ملک سے بدلہ لے رہا ہے اور جگہ جگہ فساد کر کے ملک کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور حکمران اور سیاستدان باوجود اس حقیقت کے ظاہر ہو جانے کے کہ عوام نے کس طرح عمومی طور پر الیکشن میں انہیں رد کیا ہے، مُلّاں سے خوفزدہ ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ان کی مفسدانہ حرکتوں کو سختی سے کچلیں ان کے آگے یوں جھکے ہوئے ہیں، یوں ان سے باتیں ہوتی ہیں جیسے ان کے زیر نگیں ہوں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے۔ دوسرے پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں، احمدی آزادی سے اپنے جو بھی فنکشنز ہیں وہ منعقد کر سکیں، سکھ کا سانس لے سکیں، اپنے جلسے پوری شان و شوکت سے منعقد کر سکیں، ظالمانہ قانون کا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان اربابِ حل و عقد کو عقل دے جو اس بات کو سمجھتے نہیں کہ کس طرف وہ جا رہے ہیں اور کیا ان کے ساتھ ہونے والا ہے۔ ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوئے احمدی پاکستان کے لئے بھی اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔

پھر میں واپس یوکے (UK) کی طرف لوٹتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ میں میں نے کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ میرا طریق ہے جس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کارکنان صحیح کام نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دوسری جماعت کی طرح یہاں کے کارکنان بھی بہت جذبہ سے کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اتنے وسیع عارضی انتظامات اور ان کے لئے لمبی تیاری بھی اتنی زیادہ کہیں نہیں ہوتی جتنی یہاں ہوتی ہے۔ جرمنی کا جلسہ گو تعداد کے لحاظ سے یو۔کے (UK) کے جلسہ کے برابر ہے لیکن ان کو کافی سہولتیں جلسہ گاہ میں میسر آ جاتی ہیں جو یہاں نہیں ہیں۔ گزشتہ سال کارکنوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک نیا تجربہ کرا دیا۔ یعنی موسم کی وجہ سے بارشوں نے کافی نظام درہم برہم کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں ان مشکل حالات میں بھی اپنی ڈیوٹیاں دیں۔ مشکلات کا سامنا اپنے اپنے دائرے میں ہر شعبے کو کرنا پڑتا ہے اور اس لئے گزشتہ سال کرنا پڑا۔

اس سال بظاہر تو موسم کی پیشگوئیاں اچھی ہیں۔ خدا کرے کہ اچھی رہیں، دعائیں کرتے رہیں۔ اصلی کنجی تو ہر بات اور ہر چیز کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے فضل کے بغیر تو کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ چاہے تو یہ موسمی پیشگوئیاں سچ ثابت ہوتی ہیں۔ انسان کا تو ایک اندازہ ہے جس پر بنیاد کر کے وہ موسم کا حال بتاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ گزشتہ سال کے موسم کا ایک فائدہ ہوا ہے کہ خدام کو نئے تجربے ہو گئے۔ خدام جو ابھی تک صاف سڑکوں اور خشک جگہوں کے ماہر تھے، اب کیچڑ کے بھی ماہر ہو گئے ہیں۔ کسی نے کہا تھا کہ "ہمارا گُر دھوبے کا مارا ہے"، لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گُر کی بات نہیں اب ہمارے خدام بھی باوجود یو۔کے (UK) میں رہنے کے کھوبے کے ماہر ہو گئے ہیں۔ اب میرے خیال میں کوئی گاڑی کیچڑ میں پھنس بھی جائے تو ان کی ٹریننگ

اتنی ہوگئی ہے کہ آرام سے نکال سکتے ہیں۔

بہرحال آنے والے مہمانوں سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کارکنان تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کرتے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے۔ لیکن مہمانوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ جنہیں نبھانا آپ کا فرض ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ خالصتاً یہاں جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد للّٰہی ہونا چاہئے۔ اس لئے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اس میں سب سے اہم چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔ صرف جلسہ میں بیٹھ کر، دلچسپی کی چند تقریریں سن کر آپ کے اس سفر کا مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ان دنوں میں ہر ایک ایسی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ ان دنوں میں کی گئی عبادتیں اور نمازیں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی زندگی کا ایک دائمی حصہ بن جائیں۔ ایسی نمازیں ہوں جن میں صرف خشوع وخضوع نہ ہو، تمام نمازیں وقت پر پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ بلکہ یہ لازمی کریں کہ باجماعت نمازیں ادا کرنی ہیں۔

یہاں نمازوں اور جلسہ کے دوران بازار عموماً بند رہتے ہیں۔ اس لئے نئے آنے والے مہمان اور پرانے مہمان بھی اس طرف جانے کی کوشش نہ کریں۔ بعض دفعہ بلاوجہ قواعد توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر اس طرح یہ زیادتی کر کے کارکنان کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنیں۔ پھر یہاں جلسہ گاہ میں تو عموماً جلسہ کے دنوں میں اجتماعی تہجد کے لئے انتظام ہوگا اور یہاں لوگ آتے بھی ہیں لیکن دوسری قیام گاہوں میں بھی ان کے رہنے والے بھی اس بات کی پابندی کریں۔ اسلام آباد میں اجتماعی قیام گاہ ہے اسی طرح بیت الفتوح میں ہوگی، وہاں بھی تہجد اور فجر کی نماز کی پابندی کی کوشش کریں۔ پھر ایک بہت بڑی تعداد گھروں میں رہ رہی ہے۔ وہ بھی اگر کوئی سنٹر نزدیک ہے یا اس تک پہنچنا آسان ہے تو فجر اور مغرب عشاء سے اگر پہلے چلے گئے ہیں تو مغرب عشاء کی نمازیں باجماعت سنٹر یا مسجد میں جا کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ لندن میں رہنے والے جو لوگ ہیں، روزانہ جانے والے، خود بھی اس کی پابندی کریں اور اپنے مہمانوں کو بھی اس کی پابندی کروائیں۔ اگر نمازوں اور عبادت کی طرف پوری توجہ نہیں تو پھر اس جلسہ کے بہت بڑے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن رہے ہوں گے۔ کوئی تقریر فائدہ نہیں دے سکتی یا اس تقریر سے علمی حظ اٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں اگر نمازوں کی طرف پورے شوق اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اس لئے بہت بڑی تعداد یہاں آئی ہے، مطلب یہ کہ خلافت جوبلی کے سال میں ہونے والا پہلا جلسہ ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ اکثریت اس حوالے سے اور اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہو رہی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ مومنین کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا تو اس آیت میں یہ بتایا کہ وہ لوگ میری عبادت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کی وجہ سے ان پر یہ انعام ہوگا کہ ان کو خلافت کی وجہ سے تمکنت عطا ہوگی اور پھر یہ بات انہیں مزید عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوگی۔

اور پھر اگلی آیت جو اس آیت استخلاف کے بعد آتی ہے، اس کے شروع میں ہی فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (النور:57) کہ عبادت کے لئے بنیادی چیز اور شریک نہ ٹھہرانے کے لئے پہلا قدم ہی نماز کا قیام ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے؟ باجماعت نماز پڑھنا، سنوار کر نماز پڑھنا اور وقت پر نماز پڑھنا۔ نماز کے مقابلے میں ہر دوسری چیز کو ہیچ سمجھنا، کوئی حیثیت نہ دینا۔ پس ان دنوں میں تمام آنے والے مہمان، تمام جلسے میں شامل ہونے والے لوگ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دیں اور پھر صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ ان دنوں میں یہ دعا بھی خاص طور پر کریں اور کوشش کریں کہ ان دنوں کی نماز کی عادت ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بن جائے تا اس نعمت سے حصہ لیتے رہیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اور جو انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے تمکنت کا باعث بنے گی اور جماعتی طور پر بھی تمکنت کا باعث بنے گی اگر ہماری عبادتیں زندہ رہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ان دنوں میں خاص طور پر کریں کہ یہی ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے''۔ فرمایا: ''ایمان کی جڑ بھی نماز ہی ہے''۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ تو ہر احمدی کو اس انعام سے فیض پانے کے لئے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے اس جڑ کو پکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بلکہ اس کی جڑیں ہمیں اپنے دل میں اس طرح لگانی ہوں گی کہ جو چاہے گزر جائے لیکن اس جڑ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ کسی بھی حالت میں اس جڑ کو نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ اس کو نقصان پہنچانا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور ایمان میں کمزوری جو پیدا ہوگئی تو خلافت سے تعلق بھی کمزور ہوگا۔ پس ان دنوں میں جب آپ خاص دنوں میں جمع ہوئے ہیں تو اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نمازیں پھر ہماری حفاظت کریں۔ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے اس کے نام کے ہمیشہ وارث بنتے رہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے کیا ہے۔

نماز میں دعاؤں کے طریق اور اس کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز تضرع اور انکسار سے ادا کرنی چاہئے اور اس میں دین اور دنیا کے لئے بہت دعا کرنی چاہئے''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ (المومنون:10) یعنی ایسے لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کبھی ناغہ نہیں کرتے اور انسان کی پیدائش کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سیکھے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سب بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اس لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی اگر ہلاک کرنے پڑیں تو ہلاک کر دیتا ہے۔ یاد رکھو نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی''۔

فرمایا: ''نماز تو ایسی چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بےحیائی سے بچایا جاتا ہے، مگر اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو''۔

پس یہ دن اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں میسر فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنی نمازوں کو سنواریں اور دعاؤں میں دن رات گزاریں۔ خدا تعالیٰ سے اُن انعاموں کے طالب ہوں، وہ نمازیں خدا تعالیٰ ہمارے نصیب کرے جو ہر طرح کی بدعملی اور بےحیائی سے بچانے والی ہوں۔ ان دنوں میں ہمیں ایسی دعائیں مانگنے کی توفیق ملے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیں اس کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بناتے چلے جانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کو سمجھ اور ہدایت دے اور اگر اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ان کا یہ مقدر نہیں تو ہمیں اُن کے شر سے بچانے کے ہمیشہ سامان فرماتا رہے۔ پس ان دنوں میں خالص نمازوں اور عبادتوں اور دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں کیونکہ یہی ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد ہے۔

جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو سب سے پہلے یہ بنیادی مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دوسری بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جلسہ کے دنوں میں سلام کو رواج دیں۔ خدا تعالیٰ نے جو ہمیں احکام دیئے ہیں ان میں یہ بھی بڑا بنیادی حکم ہے اور آپس کے پیار و محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

پھر آنے والے مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ گو میزبان پر مہمان کا بہت حق ہے لیکن بعض ذمہ داریاں مہمان کی بھی ہیں۔ ایک حکم ہمیں قرآن کریم میں سورۃ احزاب میں آیا ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کے حوالے سے ہے لیکن یہ مہمان کے لئے ایک بنیادی حکم ہے جسے عمومی طور پر تو ہر مہمان کو جو کسی بھی مقصد کے لئے مہمان بن کر کسی کے ہاں جائے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، لیکن جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو خصوصیت سے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جلسہ پر آنے والے مہمان ایک خاص مقصد کے لئے آتے ہیں اور خاص طور پر جماعتی نظام کے تحت ٹھہرنے والے مہمان تو اس کا خاص اہتمام کریں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بن بلائے مہمان نہ جاؤ۔ آنحضرت ﷺ کا اُسوہ حسنہ اس میں ہمارے سامنے ہے کہ ایک دعوت میں جب مقررہ تعداد سے زیادہ لوگ آپؐ کے ساتھ شامل ہو کر چلے اور ایک شخص زائد تھا جو ان لوگوں میں شامل ہوگیا، باتیں کرتا ہوا اس گھر تک پہنچ گیا جہاں کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ تو آپؐ نے گھر والے سے اجازت لی کہ اس طرح میرے ساتھ یہ زائد شخص آ گیا ہے، اگر تم چاہو تو میرے ساتھ اندر داخل ہو جائے، اگر نہیں تو بغیر کسی تکلف اور پریشانی اور شرمندگی کے بتا دو تو مَیں اس کو کہوں گا کہ واپس چلا جائے۔

پس ایک تو یہ کہ باہر سے آنے والے یاد رکھیں گو کہ جلسہ پر آئے ہیں، دعوت پر آئے ہیں، بغیر دعوت کے نہیں آئے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعتی مہمان نوازی ایک معینہ مدت تک کے لئے ہے۔ اس کے بعد ضد کر کے بعض لوگ ٹھہرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات پھر بن بلائے والی بات اور بعد میں پھر تکلیف دینے والی بات بن جاتی ہے۔ بعض لمبے عرصہ کی ٹکٹوں کی تاریخیں لے کر آتے ہیں اور اس کے بعد یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اب کیا کریں مجبوری ہے اور پھر اس عرصہ میں کام وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ تو اگر مجبوری ہے تو جو رقم کما رہے ہیں اس میں سے خرچ کریں اور اپنے اخراجات خود پورے کریں اور جماعت پر بوجھ نہ بنیں۔ اتنا لمبا عرصہ رہنے والوں کی وجہ سے انتظامی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال بھی پیدا ہوئے اس سے پہلے بھی پیدا ہوتے

رہے اوران کوجگہ خالی کرنے کے لئے کہاجاتا ہے تو پھر سب ایسے لوگوں کوشکوہ ہوتا ہے۔ پھر قانونی طور پر کام کی اجازت نہیں ہے۔ ویزا جو ملا ہوتا ہے وہ وزٹ ویزا ہوتا ہے اس لئے بعض مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں، بعض مسائل ہوتے ہیں۔ جماعت کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حکومتی اداروں کو پتہ چل جائے اور بعض کے متعلق پتہ چل بھی جاتا ہے۔ اس لئے چند ایک وہ لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں ان سے مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس طرح بعد میں رہنا ہے تو اپنا انتظام خود کریں اور جماعت سے کسی قسم کا شکوہ نہ کریں کیونکہ جلسہ کے بعد لمبا عرصہ رہنا پھر اس زمرہ میں آئے گا کہ دعوت کے بعد بیٹھ کر گھر والے کو تکلیف دے رہے ہیں اور اس کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہیں۔

پھر ایک بات یہ بھی مہمانوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی خدمات کرنے والے مختلف طبقات سے کارکنان آتے ہیں بہت پڑھے لکھے بھی ہیں اور عام پڑھے لکھے بھی ہیں اور مختلف پیشوں میں کام کرنے والے بھی ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور شوق سے پیش کرتے ہیں۔ عموماً ہر کارکن بڑی خوشدلی سے یہ کر رہا ہوتا ہے اور ہر کام کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ مَیں بھی انہیں جلسہ سے پہلے دو تین مرتبہ ہر طرح سے مہمانوں کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن اگر کبھی کسی سے کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو مہمانوں کو بھی برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر ہر مہمان اور ہر شخص جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اپنی بھی ذمہ داری سمجھے تو بعض بدمزگیاں جو پیدا ہو جاتی ہیں، نہ ہوں۔

گزشتہ سال کی بارش کی وجہ سے جو نظام میں دقت پیدا ہوئی، بعض خرابیاں ان کمیوں کی وجہ سے آئیں اس کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے کارکنان اور مسافروں میں بعض چھوٹی چھوٹی بدمزگیاں پیدا ہوئیں اور اب بھی مجھے شکایت ملی ہے بعض مہمان ایسے ہیں کہ مثلاً سڑکوں پہ گاڑیاں روکنا منع ہیں۔ حکومتی انتظامیہ کی طرف سے بھی منع ہے، ہمسایوں کے لئے بھی دقت کا باعث بنتا ہے۔ کسی چھوٹے شہر میں، قصبے میں گاڑی کھڑی کر دیتے ہیں۔ سختی سے بار بار ایم ٹی اے پر اعلان بھی ہو رہا ہے جماعتوں کو بتایا بھی گیا ہے لیکن اس کے باوجود بعض یورپ سے آنے والے اپنی گاڑیاں کھڑی کر کے ٹیکسی پر آ جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلط طریق ہے، قواعد کی پابندی کریں۔ اگر اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ جلسے کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے۔ کارکنوں کو بھی اگر بعض بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں تو کارکن بھی بعض دفعہ تیز ہو جاتے ہیں۔ ان کو بھی انسان سمجھ کر ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے صرف نظر کرنا سیکھیں تو بدمزگیاں نہ صرف بڑھیں گی نہیں بلکہ پیدا ہی نہیں ہوں گی۔

پھر کھانے کے وقت میں بعض دفعہ عورتیں اور بچے یا ایسے مریض جن کو شوگر وغیرہ کی بیماری ہے، بھوک برداشت نہیں کر سکتے ان کو لمبے فاقے کی وجہ سے دقت پیدا ہوتی ہے، وہ لمبا فاقہ نہیں کر سکتے۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام لمبا ہو جاتا ہے یا ٹریفک کی وجہ سے کسی کو زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ بچوں والوں اور مریضوں کو بعض دفعہ کھانے کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ تو اس بارے میں پہلے تو کارکنوں کو مَیں کہتا ہوں کہ اتنی سختی نہ کیا کریں کہ ایسے لوگوں کے لئے پروگرام کے دوران بھی اگر کسی کو ضرورت پڑتی ہے کیونکہ دکانیں تو بند ہوں گی تو کھانے کا انتظام کر دیا کریں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے ایسے بچوں والے اور مریض جلسے کے ہنگامی حالات کے پیش نظر اپنی جیب میں بھی کوئی چیز کھانے کی رکھ لیا کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدمزگی سے بچ سکیں، تکلیف سے بچ سکیں۔

پھر ٹرانسپورٹ کے انتظار میں بھی وقت لگ سکتا ہے۔ گو کہ اس دفعہ انتظام گزشتہ سال کی نسبت بہت بہتر ہے، انشاء اللہ تعالیٰ دقت نہیں ہوگی۔ لیکن پھر بھی کسی امکان کو ہم ردّ نہیں کر سکتے۔ خاص طور پر واپسی کے وقت جب زیادہ رش پڑ جاتا ہے اُس وقت بعض دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں تو انتظامیہ بھی ایسی ہنگامی صورتحال کے لئے جہاں جہاں بھی بسوں کے سٹینڈ بنائے گئے ہیں جہاں سے مسافروں کو اٹھانے کا انتظام ہے، (مسافر) اپنے پاس بھی کچھ رکھیں اور ضیافت کی ٹیم کا بھی کام ہے کہ ان کے سپرد کچھ کر دیا کریں اور کچھ نہیں تو پیٹا بریڈ (Pita Bread) کے پیکٹ رکھ دیا کریں تا کہ فوری طور پر اگر دیر ہو جاتی ہے تو ہنگامی طور پر کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جائے۔

گزشتہ سال بھی بعض ایسی شکایات آتی رہی ہیں لیکن مہمانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ میزبان کا جو فرض ہے وہ تو پورا کرے گا لیکن مہمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے تو اس اُسوہ پر چلنا ہے جو آنحضرت ﷺ کا تھا یا جس کے نمونے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قسم کے مہمان تھے اس کا ایک نمونہ بھی دیکھ لیں، مَیں نے ایک روایت میں سے نکالا ہے۔ میزبانوں کے نمونے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مَیں نے گزشتہ خطبہ میں پیش کئے تھے۔ لیکن آپؑ جب مہمان تھے تو کس طرح ان کے مہمان تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ جنگ مقدس (جنگ مقدس وہ تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثہ ہوا تھا اور عبداللہ آتھم عیسائیوں کی طرف سے پیش ہوا تھا۔ آپ سفر پر گئے تھے وہاں آپؑ مہمان تھے۔) کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کھانا رکھنا یا وقت پہ کھانا پیش کرنا گھر والے بھول گئے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار اور مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی۔ یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرتؑ کے حضور صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا اس قدر گھبراہٹ اور تکلّف کی کیا ضرورت ہے۔ دستر خوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہوگا، وہی کافی ہے۔ دستر خوان میں دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپؑ نے فرمایا یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

لکھتے ہیں بظاہر یہ واقعہ معمولی معلوم ہوگا مگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سادگی اور بے تکلفی کا ایک حیرت انگیز اخلاقی معجزہ نمایاں ہے۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ساری رات بیٹھ کر بھی پکانا پڑتا تو اس میں ایسی کیا بات تھی خوشی محسوس کرتے۔ مگر آپؑ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُر تکلف کھانا آپ کے لئے نہیں آیا اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار کیا۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کے لئے گھبراہٹ کو دُور کر دیا۔

پس اگر کسی بھول چوک یا ہنگامی حالت کی وجہ سے کسی کی مہمان نوازی میں کمی رہ بھی جائے تو کسی قسم کا غصہ کرنے کی بجائے ہمیشہ یہ مدنظر رکھیں کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ سینکڑوں یا ہزاروں میل کا سفر کر کے آنے کے باوجود اگر اس مقصد کو پیش نظر نہیں رکھتے، اپنی روحانی، اخلاقی اور علمی حالت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے تو یہاں جلسہ پر آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں ہیں۔

گزشتہ دورہ میں جب مَیں نے افریقہ کا دورہ کیا ہے، مَیں نے اس کا اپنے خطبہ میں ذکر بھی کیا تھا کہ بینن سے آئے ہوئے لوگوں کو، آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے بعض لوگوں کو بعض وجوہات کی وجہ سے ایک وقت کھانا نہیں مل سکا۔ لیکن جب ان سے کہا گیا اور معذرت کی گئی۔ ان کا انتظام نئے سرے سے ہو گیا تو انہوں نے کہا اس معذرت کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں وہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے اور جلسہ پر ہم شامل ہو گئے ہیں اور خلیفۂ وقت کی موجودگی میں جلسہ ہوا اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم کہتے ہیں کہ افریقہ میں نئے آنے والے۔ نئے آنے والے ایمان میں ترقی کرنے والے بنتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چھوٹی چھوٹی باتوں کا شکوہ بسا اوقات عورتوں کی طرف سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے تمام مہمان یاد رکھیں کہ چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ اگر میزبانوں کی طرف کی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں تو مہمانوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور فرائض ہیں۔ مہمان صرف حقوق نہیں رکھتا جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے تو مہمان کی مہمان نوازی کا حق تین دن کے بعد ختم کر دیا۔ اس کے بعد تو میزبان کا احسان ہے جو وہ مہمان پر کرتا ہے۔ ایک احمدی مہمان جب جلسہ سالانہ پر مہمان بن کر آتا ہے تو اس کا مقصد مہمان نوازی کروانا نہیں ہوتا بلکہ وہ طریق سیکھنا ہوتا ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر سکے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کر سکے۔ اور اگر ان باتوں کا علم پہلے سے ہے، حقوق ادا کرنے والا ہے، نہ صرف علم ہے بلکہ کرنے والا ہے تو اس میں جلسے کی برکت سے مزید جلا پیدا کر سکے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اجتماعی طور پر کی گئی دعاؤں سے حصہ لینے والا بن کر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بن سکے۔

پس ان دنوں میں نمازوں اور دعاؤں پر زور دیں، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ جلسہ کے ماحول میں بھی اور اس سے باہر اپنے ماحول میں بھی سلام کو رواج دیں۔ پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں تا کہ ان دعاؤں سے بھی حصہ پانے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور جو بھی ان کے حصول کی نیک نیتی سے خواہش کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا تو ہمیشہ ہر ملک کے جلسے میں شامل ہونے والوں کو یہ دعائیں فیض پہنچاتی رہتی ہیں، یہاں بھی فیض پہنچائیں گی۔

جماعت کی ترقی کی ضمانت جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی۔ اور اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے پیچھے وہ دعائیں بھی کام کر رہی ہیں بلکہ وہ دعائیں ہی کام کر رہی ہیں جو آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمّت کے ان افراد کے لئے کی ہیں جو آپ ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہوئے۔ پس ان دعاؤں سے حصہ دار بننا اب ہمارے اعمال پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتظامی طور پر بھی چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ ہر شخص اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ جتنی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے میں آنے والوں کی، اور اس سال خاص طور پر حالات کی وجہ سے، حالات اور اپنے ماحول پر نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ کوئی اجنبی مشکوک چہرہ اگر آپ دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے اپنے ارد گرد نظر رکھیں۔ کوئی شخص اگر کسی جگہ اپنی کوئی چیز چھوڑ کر اٹھتا ہے تو فوراً اس کو توجہ دلائیں۔ اگر کوئی چیز بیگ یا لفافے وغیرہ، کوئی چیز ہو، پڑی ہوئی دیکھیں تو انتظامیہ کو توجہ دلائیں۔ سیکیورٹی والے بھی خاص طور پر اس پر نظر رکھیں۔ خاص طور پر خواتین کے جلسے میں، ان کی مارکی میں بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کوئی عورت جلسہ گاہ میں منہ ڈھانک کر نہ بیٹھے۔ اگر کوئی

ایسے بیٹھی ہو تو سیکیورٹی والوں کا کام ہے، ساتھ بیٹھے ہوؤں کا کام ہے کہ کوشش کر کے اس کا چہرہ دیکھیں۔

پھر صفائی کا خیال رکھیں۔ آپ کو جو پروگرام یہاں چھپا ہے اس میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں بھی ان سب باتوں کا ذکر ہے ان کو غور سے پڑھیں۔ عموماً ہدایات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور یہ عمومی حالت ہے۔ جہاز پر بھی جب ہم سفر کرتے ہیں تو عموماً جو زیادہ سفر کرنے والے لوگ ہیں وہ جو سفر کی اناؤنسمنٹ (Announcement) ہوتی ہے، سفر کی ہدایات کی اگر ایسی ہنگامی صورت ہو جائے تو یہ یہ کرنا ہے، عموماً اس کو ایک رسم سمجھ کے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کو غور سے سننا چاہئے۔ مَیں تو ہمیشہ ہر سفر میں غور سے دیکھتا ہوں۔ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی بات نئے زاویے سے سامنے آ جاتی ہے بلکہ مَیں تو اس کے بعد ان کا کارڈ بھی پڑھتا ہوں۔ بعض مسافر شاید اس لئے نہ سننا چاہتے ہوں کہ وہم کی وجہ سے ان کی طبیعت نہ خراب ہو جائے، اس لئے وہم کرنے کی بجائے اور خوفزدہ ہونے کی بجائے یہ ہدایات سن کر اپنے لئے بھی، مسافروں کو تو ویسے بھی سفر میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے، اور باقی مسافروں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ان کو بلکہ ایسے حالات میں موقع مل جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارے کچھ عزیز امریکہ میں دریا کی سیر کے لئے گئے۔ وہاں دریا میں چٹانیں اور تیز لہریں بھی ہیں۔ ان ملکوں میں ہنگامی تقاضے کی وجہ سے وہ بڑی ہدایات دیتے ہیں۔ تو عزیزہ نے مجھے بتایا کہ جب وہ ہدایات دے رہے تھے تو ہم سرسری طور پر ان کو کانوں سے سن رہے تھے، ان ہدایات کو نہیں دیکھا اور اتفاق ایسا ہوا کہ کشتی کو حادثہ پیش آ گیا اور کشتی الٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا سب بچ گئے لیکن اس وقت کہتی ہیں ہمیں ہر ہدایت یاد آنی شروع ہوئی۔ جس کو جو بھی ہدایت یاد تھی اس نے اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ تو ہدایات فائدہ کے لئے ہوتی ہیں اور ہر موقع کے لئے جو ہدایات دی جاتی ہیں وہ اس موقع کی مناسبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوتی ہیں اس لئے ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہم جلسہ پر آتے رہے ہیں، سرسری طور پر بعض ہدایات دیکھتے ہیں کہ پچھلے 24 سال سے یا 25 سال سے یا سو سال سے ہم یہ ہدایات سن رہے ہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ فرق یہ پڑتا ہے کہ پھر بے احتیاطی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور بے احتیاطی سے پھر انسان نقصان اٹھاتا ہے۔ پس ہدایات جہاں کی بھی ہوں ہمیشہ غور سے دیکھنی چاہئیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو ان جلسہ کی ہدایات کو بھی غور سے دیکھیں اور خاص طور پر سیکیورٹی، صفائی اور ٹرانسپورٹ کے انتظامات اور سلام کو رواج دینا اور نمازوں کی باجماعت ادائیگی کی طرف خاص توجہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے میں شامل ہونے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر لحاظ سے یہاں جلسہ میں شامل ہونا سب کے لئے بابرکت ہو۔ دعاؤں کی توفیق ملتی رہے۔ انتظامیہ سے بھی ہر لحاظ سے مکمل تعاون کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

ضروری اعلان از طرف دفتر دار القضاء

نوٹس بنام فضل احمد خان صاحب حیدر آبادی

بذریعہ ہذا آپ کو نوٹس اس بات کی دی جاتی ہے کہ آپ کے خلاف مدعی محمود احمد خان صاحب نے بابت ترکہ مقدمہ دائر کیا ہوا ہے جو کہ مورخہ ۱۲ رمئی ۲۰۰۸ء سے زیر سماعت ہے۔ پہلی نوٹس آپ کی اہلیہ نے ۳۰ رمئی ۲۰۰۸ء کو وصول کیا ہے انہوں نے آپ کا پتہ دینے سے انکار کیا ہے۔ مدعی کی طرف سے بھی کوئی پتہ قضا کو نہ ملا۔ آپ کی جانب سے جواب دعویٰ اصالتاً نہ ہی وکالتاً قضا ہٰذا میں تا حال پیش ہوا۔ لہٰذا اندرون ۳۰ یوم جواب دہی کی جائے۔ عدم حاضری، عدم جواب کی صورت میں مقدمہ کا یکطرفہ فیصلہ صادر کیا جائے گا۔

(سید جہانگیر علی قاضی جماعت احمدیہ حیدر آباد)

اعلان برائے گمشدہ رسید بک

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سرکل لکھنؤ صوبہ اُتر پردیش کی درج ذیل نمبروں کی رسید بکیں گم ہو گئی ہیں:

10294,10295,10614,10616,10617,10619,10620,17313,17315

اسی طرح جماعت احمدیہ مودھا اُتر پردیش کی رسید بک نمبر 3843 گم ہو گئی ہے۔

مندرجہ بالا کل دس عدد رسید بک نظارت ہٰذا کی طرف سے کالعدم قرار دے دی گئی ہیں۔ آئندہ احباب جماعت مندرجہ بالا رسید بک پر کسی قسم کے چندہ کی ادائیگی نہ کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

عظمت رمضان اور روزوں کی برکات

.................سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ.................

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۳ تا ۱۸۸ میں رمضان المبارک کی عظمت اور روزوں کی برکات اور قبولیت دُعا کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اسی ضمن میں رَسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری کتاب الصوم)

عظمتِ رمضان کے بارہ میں ایک اور فرمانِ رسول ﷺ یوں وارد ہے کہ: فرمایا اذا سلمہ رَمضَان سلمتِ السنۃ۔“ (دار قطنی بحوالہ جامع الصغیر) کہ جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارے سال کی سلامتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کی آمد اور استقبال کی تیاریاں جنت میں رمضان کے بعد سے لیکر اُس کے دوبارہ آنے تک پورا سال ہوتی رہتی ہیں اور جنت خوب سجائی جاتی ہے اور پھر جب رمضان آتا ہے اور اُس کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے ہوا موٹی آنکھوں والی خوبصورت عورتوں (حوروں) پر چلتی ہے اور کہتی ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے عطا فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اُن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔“ (بیہقی)

”ابن ماجہ“ کی حدیث ہے ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص میرے لئے ہے اور میں خود اُس کی جزا دوں گا یا میں خود اُس کا بدلہ ہوں اور روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ روزہ کی وجہ سے اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ (بخاری)

رمضان میں کثرت تلاوت قرآن مجید کی بھی رسول پاکؐ نے تاکید فرمائی ہے۔ ”حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ: قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اُس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے اور شہواتِ نفسانی سے روکا تھا۔ پس میری سفارش اس کے بارہ میں قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میرے رب میں نے اس شخص کو رات سونے سے روک دیا تھا۔ پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی یہ سفارش قبول کی جائے گی اور اُس شخص کو بخش دیا جائے گا۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

رمضان اور صدقہ: حضرت انس سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل اور بہتر صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔“ (ترمذی) اسی طرح ایک اور موقعہ پر اللہ کے مقدس رسول ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور افضل صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور فرض زکوٰۃ ادا کرنے والے کو ستّر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔“ (بیہقی)

حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام روزے کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اسطرح تمام دن روزے میں گزارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی پھر دو تین ہفتے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں۔ مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولے روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقے کے اولیاء اس امت میں گزرے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ مع حسنینؓ و علیؓ و فاطمہؓ کو دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔...اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگِ ستون سبز و سُرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو بالکل سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سُرخ تھے۔ اُن کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سُرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور رُوح کو لذت آتی تھی۔ (کتاب البریّہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵ و صفحہ ۲۰۱)۔

اسی تسلسل میں امام الزماں حضرت احمد علیہ السلام کے چند ایک اور ارشاداتِ عالیہ پیش خدمت ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

”حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اُس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور اس کے والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔“ (الحکم ۲۹ رفروری ۱۹۰۸ء)

نیز فرمایا: ”پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا اُن فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۸) اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک اور روزہ کی برکات سے کماحقہٗ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

'دوسرے کنارے'

(.........منور احمد خالد کوبلنز جرمنی.........)

اس بار امریکہ میں جلسہ سالانہ دیکھنے کی خواہش ہوئی۔ امریکہ میں ہمارا ھیڈ کوارٹر واشنگٹن D.C میں ہے اور ھدایت یہی تھی کہ باہر سے آنے والے واشنگٹن D.C کے تین ایئر پورٹس پر وارد ہوں مگر گرمیوں کی چھٹیوں کی وجہ سے ہائی سیزن شروع ہو چکا تھا اس لئے اِن ہوائی اڈوں کی سیٹ یا تو ملتی نہ تھی یا بہت مہنگی تھی آخر ہم نے نقشہ دیکھ کر ایک اور قریبی ہوائی اڈہ فلاڈلفیا کی سیٹیں بک کرالیں۔ جلسہ اس بار واشنگٹن میں نہیں بلکہ ریاست پنسلوانیا کے شہر Herrisberg میں ہو رہا تھا اور ہمارا ہوائی اڈہ جلسہ کے قریب ترین تھا یعنی واشنگٹن کی نسبت فلاڈلفیا سے نزدیک تر تھا۔ جلسہ 18 جون تا 20 جون تھا ہم 16 جون کو U.S.Air پر 11:30 بجے سوار ہو گئے (فرنکفورٹ سے)۔

ہم فلاڈلفیا 01:30 بجے پہنچے۔ فلاڈلفیا نہ صرف جدید امریکہ کا بانی شہر ہے بلکہ امریکہ میں جماعت احمدیہ کا بھی بانی شہر ہے۔ یہیں سے انگریزوں سے آزادی کی تحریک چلی اس شہر کے گرد دو جنگیں ہوئیں جو فیصلہ کن ثابت ہوئیں اور جارج واشنگٹن نے یہ جنگیں جیت لیں یہیں پر سب سے پہلے 13 ستاروں والا پرچم ریاست ہائے متحدہ امریکہ لہرایا گیا اب ستاروں اور ریاستوں کی تعداد 50 ہو چکی ہے۔ Bety Ross نامی جس عورت نے یہ جھنڈا بنایا تھا وہ آج بھی اس کی قبر پر 13 ستاروں کے ساتھ آویزاں ہے اسی طرح امریکہ کی آزادی کے تمام بڑوں کی قبریں اسی شہر کے بنجمن فرینکلن Benjuman Franklin قبرستان میں ہیں۔ یہیں پر وہ آئین لکھا گیا جس پر جارج واشنگٹن اور دوسرے رہنماؤں کے دستخط ہیں نہ صرف وہ کاغذ بلکہ وہ میز کرسیاں بھی ابھی تک اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہیں۔ جارج واشنگٹن کے مجسمہ کے علاوہ وہ عظیم گھنٹی بھی جو آزادی کی خوشی میں بجائی گئی تھی موجود ہے۔

امریکیوں نے اس گھنٹی Bell of Liberty کو آزادی کی خوشی اور جوش میں اس زور سے بجایا کہ پہلے ہی دن اس گھنٹی میں دراڑ آگئی یہ اصل گھنٹی اپنے کریک سمیت Independence ہال میں محفوظ ہے بلکہ یہ ٹوٹی ہوئی گھنٹی اب امریکہ کی آزادی کا ایک سمبل بن چکی ہے جگہ جگہ اس کی نقول کریک سمیت امریکہ کے مختلف حصوں میں موجود ہیں فلاڈلفیا کے ہوائی اڈہ پر تو Lagos سے بنی ہوئی اسکی نقل اپنے کریک سمیت رکھی گئی ہے۔ جو دو جنگیں انگریزوں سے لڑی گئیں ان کی جگہ اور نام یہ ہیں Philladalfia Valley Forge اور Gillyberg کی لڑائی۔

دریائے Delver ریاست فلاڈلفیا اور ریاست نیو جرسی کی حد فاصل ہے اور یہ دریا فلاڈلفیا کے مقام پر سمندر میں گرتا ہے۔ اسی جگہ Penzlanding کے نام سے وہ بندرگاہ ہے جہاں ولیم پینز William Penz اپنے بحری جہاز پر لنگر انداز ہوا تھا پھر انگریزوں سے اوپر درج کی گئی دو جنگوں کے بعد اعلان آزادی کیا گیا۔ اسی ولیم پینز کا مجسمہ شہر میں نصب ہے جسکا منہ اس بندرگاہ کی طرف ہے اور ولیم پینز کی ھدایت تھی کہ شہر میں کوئی عمارت اس مجسمہ سے اونچی نہ بنائی جائے 1985 تک تو اس ھدایت پر عمل ہوا مگر اس کے بعد ضرورت ایجاد کی ماں ہے کے تحت اونچی اونچی کمرشیل بلڈنگز بنانے کا زمانہ آیا تو یہ ترکیب نکالی گئی کہ مجسمہ کے منہ کی طرف کوئی اونچی عمارت نہ بنے مگر یہ مجسمہ اپنی پیٹھ پیچھے تو نہیں سکتا اس لئے اس طرف اونچی عمارتیں بنائی جا سکتی ہیں چنانچہ یہ عمارتیں بن گئیں اور بن رہی ہیں لیکن بعض لوگ اسے نحوست بھی سمجھتے ہیں کہ جب سے یہ عمارتیں بنی ہیں ان کی ٹیم کبھی بھی فائنل نہیں جیت سکی یہ اسکی بددعا ہے۔

بغیر ستونوں کے کیبل برج بنانے کا رواج بھی سب سے پہلے اس شہر سے شروع ہوا اور سب سے پہلا کیبل برج اس شخص کے نام پر Takon Palmer بنا جس نے اعلان آزادی کا جھنڈا لہرایا تھا۔ اب تو بہت لمبے لمبے بغیر ستونوں کے Cable Bridge بنے گئے ہیں ایک امریکی صدر Bejuman Franklin کے نام کا پل جسکا Spam دو میل ہے۔ اس پل کے رسے جس باریک تارے سے بنائے گئے ہیں اگر اس تار کی مجموعی لمبائی ناپی جائے تو پوری دنیا کے گرد آجائے۔ ولیم پنز کے اس مجسمہ کے پاس ہی بہت خوبصورت فوارہ ہے جسے Love Fountain کا نام دیا گیا ہے۔

امریکہ میں احمدیت: تو آج سے 88 سال قبل 15 فروری 1920 کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی Graduation کے بعد انگلینڈ سے روانہ ہو کر 15 مارچ 1920 کو اسی شہر فلاڈلفیا کے Pier نامی ساحلی مقام پر بحری جہاز سے اترے اب اس جگہ اونچے ہوٹل اور سیرگاہ بن چکی ہے مکرم مفتیؓ صاحب نے جہاز کے سفر میں ہی سات احمدی کر لئے تھے۔ جہاز سے باہر آنے پر آپکی سبز پگڑی اور شیروانی دیکھکر Imigration والوں نے روک لیا اور پوچھا آپ کس لئے آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اسلام کا مبلغ ہوں انہوں نے پوچھا تو کیا آپ کا تعلق چار شادیوں والے مذہب سے ہے؟ مکرم مفتیؓ صاحب نے فرمایا آپ میرا کیس ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھجوادیں میں انہی کو اس سوال کا جواب دونگا چنانچہ آپکو قید کر کے فلاڈلفیا کے سامنے دریا کے پار ریاست نیو جرسی کے شہر Camda کے Detentioin Center کی جیل میں بھجوایا گیا ایک ماہ بعد کیس چلا اس دوران آپ جیل میں ہی کئی احمدی کر چکے تھے۔ جب اُن سے وہی سوال دھرایا گیا تو آپ نے بڑے احسن رنگ میں جواب دیا کہ اسلام میں دو قسم کے احکامات ہیں ایک تو لازمی ہیں دوسرے اجازت آپ جس چیز کی بات کر رہے ہیں وہ اجازت میں شامل ہے حکم نہیں اور ہم پر لازم نہیں کہ ہم وہ اجازت استعمال کریں جو ملک کے قانون کے خلاف ہو اس پر آپکو اس تنبیہ کے ساتھ رہا کر دیا گیا کہ آپ یہاں چار شادیوں کا پرچار نہیں کرینگے۔ پھر آپ نیویارک شکاگو اور مشی گن بھی تشریف لے گئے مفتی صاحبؓ کی گرفتاری کی خبر سب سے پہلے Philladalfia Tribune نے شائع کی جسکا موجودہ نام Philladalfia Inquira ہے۔

فلاڈلفیا میں ایک زمانے میں یوں لگتا ہے چرچ کے نام پر قبضہ کا رواج تھا کہ اُس زمانے کے عیسائی علماء نے اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی طرح قریب قریب اور آمنے سامنے اسقدر چرچ بنائے کہ بعض محلوں میں ہر دسواں گھر چرچ ہے اور گلی کے دونوں طرف چرچوں کا مقابلہ ہے اور اب یہی چرچ برائے فروخت موجود ہیں بعض لوگ اس بہتات کی وجہ سے فلاڈلفیا کو چرچوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔

اس شہر میں یونیورسٹیاں بھی کثرت سے ہیں ہومیوپیتھی کے بانی ڈاکٹر ھنی من کے نام پر یونیورسٹی ہاسٹل بھی اسی شہر میں ہے مگر اب وہ ہومیوپیتھی کی بجائے ایلوپیتھی میں تبدیل ہو چکا ہے۔ افریقہ سے لائے ہوئے غلاموں کی فروخت کی منڈی بھی اسی شہر میں تھی فلاڈلفیا امریکہ کا پانچواں بڑا شہر ہے اور آبادی 2.8 ملین 28 لاکھ ہے۔ ریاست پنسلوانیا اپنے ڈیری فارمز کی وجہ سے بہت مشہور ہے گویا دودھ کی بھی نہریں بہتی ہیں۔

جلسہ سالانہ: 18 جون کو ہم اپنے میزبانوں کے ساتھ Herrisberg پہنچے جہاں جلسہ کا ہال تھا۔ جلسہ میں بہت پرانے امریکہ گئے ہوئے احباب اور رشتہ داروں سے بھی ملاقات ہوئی۔ امریکہ کے جلسہ میں ڈسپلین اور جلسہ کی حاضری تمام تقاریر میں برقرار رہی اس کی خوشی ہوئی دیگر انتظامات بھی بہتر تھے۔

جلسہ کے تین دن پلک جھپکتے گذر گئے اور 20 جون اتوار کو ہم پھر اپنے میزبانوں کے ساتھ واپس فلاڈلفیا پہنچ گئے۔ امریکہ بہت بڑا ملک ہے مشرق میں اگر واشنگٹن، نیویارک ہی دیکھنے ہوں تو سٹی گم ہو جاتی ہے جبکہ مغربی ساحل تو حسن اور حسینوں سے بھرا پڑا ہے۔ اٹلانٹک سٹی ہو یا لاس اینجلس یا ھالی وڈ ان سب کو دیکھنے کے لئے کم از کم ایک سال پاکستان کا وزیر رہنا لازم ہے۔

کہتے ہیں ایک زمیندار کی بھینس کے سینگ اس طرح کنڈلے تھے کہ درمیان میں گول دائرہ خالی تھا وہ روزانہ سوچا کرتا کیا اس سوراخ میں سے ہاتھ گذر سکتا ہے یا نہیں؟ ایک دن بھینس چارہ کھا کر جگالی میں مست تھی کہ اس زمیندار نے اپنا ہاتھ سینگ کے دائرہ میں ڈال دیا اپنے مالک کو اتنا قریب پا کر بھینس کا پیار بھی جاگ اُٹھا اور اس نے ایک جھٹکے سے سر اپنے مالک کی طرف گھمایا تو بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بڑی مشکل سے ہاتھ باہر نکالا گیا۔ لوگ تیمارداری کے لئے آئے اور افسوس کرنے لگے اس پر اس زمیندار نے کہا ہاتھ تو ٹوٹا سو ٹوٹا مگر یہ ہر روز کی بے چینی تو ختم ہوئی کہ ہاتھ سینگ میں جا سکتا ہے یا نہیں گو ہماری امریکی سیر بھی فلاڈلفیا سے Herrisberg تک محدود رہی مگر یہ بے چینی تو ختم ہوئی کہ امریکہ نہیں دیکھا نجانے کیسا ہو؟

اب پتہ چلا امریکہ Big, Big ہے وہاں کی ہر چیز Big ہے۔ گاڑیاں Big، سڑکیں Big، پارک Big، کھانے کی چیزیں سبزیاں، فروٹ، برگر سب Big یہانتک کہ پانی پینے کے گلاس بھی Big لوگ بھی Big قد اور وزن دونوں میں Big اس لئے وہ تمام دنیا کا بگ برادر ہے۔

فلاڈلفیا میں مسجد ناصر دیکھی ظہر و عصر کی نمازیں ادا کیں وہاں ہم تین پاکستانی نژادوں کے علاوہ (یعنی چوہدری نجیب اللہ صاحب خاکسار اور میری بیوی) تمام افریقن امریکن احمدی تھے اللہ ان کے اخلاص کو اور بڑھائے۔ امریکہ واقعی آزاد ہے اس کا ثبوت جماعت احمدیہ کے خریدے ہوئے سائن بورڈ سے ہوا جس پر لکھا تھا۔ مسیح فوت ہو گیا ہے اسکی قبر کا فوٹو یہ ہے اور یہ اشتہاری سائن بورڈ مختلف دوسرے اشتہارات میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

کینیڈا

23 جون کو ہم پھر ائیر پورٹ پر تھے اب منزل کینیڈا کا شہر ٹورانٹو تھا اب کی بار جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہمارے جوتوں کو بھی شرف بخشا گیا کہ مشین کے اندر سے ہو کر گذریں خیر ڈیڑھ گھنٹے میں ہم ٹورانٹو پہنچ گئے۔ ہمارے بھانجے مسعود کا بیٹا مطہر مسعود ایئر پورٹ سے گھر لے گیا جو پیس ولیج Peace Village میں تھا۔ یہ گاؤں جسکا نام Peace Village ہے اس میں اکثریت پُر امن لوگوں کی ہی ہے اور جلسہ کے اِن دنوں کے لئے مقابلہ حسن کا

اعلان تھا کہ جو اپنے گھر اپنے آنگن اپنی گلی کو زیادہ سجائے گا اُسے انعام دیا جائیگا اس مقابلہ کی دوڑ میں سبھی مکینوں نے دلی جذبہ سے حصہ لیا تھا اور پورے ماحول کو ایک جادوئی رنگ میں رنگ دیا تھا۔ آنگن کی سبز سبز گھاس دلفریب روشنیوں اور رنگوں کا حسین امتزاج واقعی روح پرور تھا۔ ایک طرف گھر اور گلیاں رنگوں میں ڈوبی ہوئی تو دوسری طرف سجی ہوئی مگر پروقار عالیشان مسجد ہم نے غریب دلہن کو سجتے کا تو سنا تھا مگر دیکھا نہ تھا آج غریب دلہن بھی امیر لگ رہی تھی بلکہ بہت امیر یا شاید تھی ہی امیر کہ یہ ربوہ نہیں کینیڈا تھا جہاں سجنے سنورنے پر کوئی دفعہ نہیں لگتی اور پھر ہوتا بھی کیوں نہ کہ جشن صد سالہ خلافت میں شامل ہونے کے لئے خلیفہ، سلطان آیا ہوا تھا۔ نمازوں کے اوقات میں پرہجوم گلیاں مسجد کی طرف رواں دواں ایک عجیب منظر پیش کرتی تھیں۔ عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے، سب حضرت مسرور کی ایک جھلک دیکھکر مسرور ہو جاتے اور دوسری جھلک کے لئے دیوانہ وار لپکتے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا: جلسہ سالانہ کے لئے ایئر پورٹ کے پاس ہی انٹرنیشنل ہال کے کچھ حصے کرایہ پر لئے گئے تھے یہ اُسی طرح کے ہال تھے جسطرح جرمنی میں Messe کے لئے ہال ہوتے ہیں چنانچہ ان ہالوں میں سے ایک میں مردانہ ایک میں زنانہ جلسہ گاہ اسی طرح کھانے کے لئے الگ الگ بڑے بڑے ہال تھے۔ کھانا ڈبوں میں بند کر کے دیا جاتا رہا۔ چند منٹوں میں لوگ فارغ ہو جاتے تھے۔ ابھی تین ہی دن گذرے تھے اور جلسہ کا ایک ہی دن کہ ہمارا ایک بھتیجا وسیم آگیا اور اپنے گھر Braumpten لے آیا۔ اس نے بھی خدمت کی انتہا کر دی جلسہ سالانہ پر لانے لیجانے کے علاوہ جو سیر کرائی وہ ہم اپنے طور پر کر ہی نہیں سکتے تھے۔ آیئے آپکو بھی اس میں شامل کریں۔

نیاگرا فال۔ Niagra Falls

وسیم ہمیں سیر کرانے سب سے پہلے نیاگرا فالز لے کر گیا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس فال کا دن کا منظر بھی قابل دید ہے مگر رات کو منظر اور خوبصورت بن جاتا ہے۔ اس لئے ہم شام سے ذرا پہلے اتجگہ پہنچے تاکہ دن کا منظر بھی دیکھ سکیں اور رات کا منظر بھی دنیا کا یہ عجوبہ واقعی دیکھنے والی چیز ہے۔ امریکہ اور کینیڈا کی سرحد پر واقع یہ جھال کیا ہے ایک پورا دریا ہے جو پھیل کر بہت گہری کھائی میں گرتا ہے اور چار پانچ جگہ یہ دھارے ایسا منظر پیش کرتے ہیں کہ بس دیکھتے ہی رہ جائیں ھزاروں سالوں سے نہ یہ پانی ختم ہوتا ہے۔ نہ اس کا گرنا۔ سردیوں میں اوپری تہہ جم جاتی ہے مگر پھر بھی برف کے نیچے سے پانی کے دھارے گرتے رہتے ہیں جوں جوں رات ہوتی جا رہی تھی ان دھاروں پر روشنیوں کا انعکاس قوسِ قزح کا منظر اختیار کرتا جاتا تھا۔ قدرت کی اس صناعی پر حیرت گم ہوتی ہے۔ اس فال کے پاس جو چھوٹا سا شہر ہے اسکو بھی روشنیوں اور رنگ برنگی جادوئی کھیلوں سے سجایا گیا ہے کہ پوری رات گذر جائے مگر انسان پر شوق رہے اور لطف اُٹھاتے رہیں ہم رات 2 بجے واپس آئے۔

C.N.Tower: ایک دن ہم C - N ٹاور دیکھنے گئے اس کا پورا نام ہے Canadian National Tower جو ٹورانٹو Toronto میں واقع ہے اور اس وقت تک دنیا کی بلند ترین عمارت ہے کیونکہ ابھی دوبئی میں بننے والا اس سے بھی اونچا ٹاور کا ابھی افتتاح نہیں ہوا اس لئے ابھی تک یہ دنیا کی بلند ترین عمارت ہے۔ ٹاور کی اونچائی 447 میٹر ہے اور اگر اس پر لگا انٹینا بھی شمار کر لیا جائے تو بلندی 553 میٹر ہو جاتی ہے۔ اس کی 147 منزلیں ہیں پہلے مرحلے پر لفٹ 124 منزلوں پر لے کر جاتی ہے جہاں سے دوسری لفٹ 27 منزلیں طے کراتی ہے۔ اوپر جاتے وقت لفٹ 35 سیکنڈ لیتی ہے جبکہ نیچے اترنے میں 58 سیکنڈ لگتے ہیں موسم صاف ہو تو اوپر سے نیاگرا فال اور نیویارک کی سب سے بلند عمارت غالباً Empire State Building دیکھی جا سکتی ہیں۔

124 ویں منزل پر ایک شیشے کا دروازہ لگا ہوا ہے یہ دروازہ نہیں بلکہ شیشے کی چھت ہے جس کے اوپر سے فرش دیکھا جا سکتا ہے اتنی بلندی سے فرش دیکھنا ہی دماغ گھوم جاتا ہے اور چکرا جاتا ہے تو پھر اس شیشے پر چلتے ہوئے 5/6 میٹر فاصلہ طے کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے ایک بار MTA پر غالباً 2004 کی فلم دکھائی جا رہی تھی اور جس میں آقا اس ٹاور کو دیکھنے گئے تھے جب گائیڈ نے حضور کو کہا کہ اس فرش کو چل کر پار کریں تو حضور نے فرمایا آپ آگے چلیں چنانچہ وہ آگے آگے چلا تو حضور بھی اس کے پیچھے وہ شیشے کا دروازہ پار کر گئے میننے آقا سے وہ تکنیک سیکھ لی اور خواہش تھی کہ اس کام میں بھی تقلید کی جائے اور آج یہ موقع آ گیا تھا وسیم دو قدم چل کر واپس آگیا اور اس کا اور میری بیوی کا خیال تھا کہ میں بھی گھبرا کر واپس آجاؤ نگا مگر آقا سے سیکھی ہوئی تکنیک یاد تھی چنانچہ

'نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز'

پر عمل کرتے ہوئے جب میں قدم بڑھاتا نہ صرف پار کر گیا بلکہ واپس بھی آیا تو اردگرد دیکھنے والے بھی حیران تھے۔ اب آپ ضرور پوچھنا چاہیں گے کہ وہ کیا تکنیک ہے چلو آپکو بتا ہی دیتے ہیں بس اوپر والے شعر کے پہلے حصہ پر عمل کریں نگہ سامنے رکھیں نیچے نہ دیکھیں جتنی بار چاہیں آئیں جائیں۔ بس نیچے دیکھا تو چکرائے اس ٹاور سے دنیا کی سب سے لمبی سڑک Younge Street شروع ہوتی ہے جو 3500 کلو میٹر لمبی ہے۔

African :SAFARI PARK

Lions Safari Park نام کا یہ پارک بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے چلتے جائیں۔ شیر، چیتے، بندر، ہرن، گینڈے، زیبرا اور زرافہ کے علاوہ نیل گائے، شتر مرغ، فیل مرغ جانوروں کو کھلے ماحول میں اپنے اردگرد گھومتے ہوئے دیکھیں بندر تو آپکی گاڑی کے بونٹ اور چھت پر سوار ہو جائینگے خاص طور پر جب ان کو میٹھی ٹوفیوں کا لالچ نظر آ جائے تو پورا خاندان آپکے گرد منڈلانے لگے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ آگے جانے پر محافظ جو آپکو دیکھ رہے ہوتے ہیں آپکی اس حرکت پر ناراض ہوں کہ جانوروں کو کوئی چیز دینا منع ہے۔

متفرق: کینیڈا دس لاکھ کے قریب جھیلوں کا بڑا وسیع اور رقبے کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے دنیا کی سب سے بڑی جھیل Superior اور کھارے پانی کی سب سے بڑی جھیل Macanzi بھی کینیڈا میں ہے۔ نیاگرا فال کی طرف جاتے ہوئے میٹھے پانی کی جھیل Ontario بھی بڑی خوبصورت ہے۔

11 صوبوں اور 3 Teretories پر مشتمل ہے۔ آسٹریلیا کے Oberginies کی طرح آج کی مہذب اقوام یہاں کے قدیم باشندوں Redindians کا شکار کھیلتے رہے جب تھوڑے سے رہ گئے تو ان کی حفاظت شروع کر دی کہ ہم بڑے انسانیت نواز ہیں 11 صوبوں کے علاوہ 3 Teretories میں یہ Redindians آباد ہیں مگر یہ دوسرے صوبوں کی طرح آزاد نہیں بلکہ ان کا کنٹرول وفاق کے پاس ہے۔

سب سے امیر صوبے Ontario اور Misrisuaga ہیں ملک کی 45 فیصد آبادی اور انڈسٹری صوبہ Ontario میں ہے جبکہ Missuga میں زیادہ تر آغا خانی ہیں اور یہ صوبہ ایک آغا خانی خاتون Misses-Suaga کے نام پر ہے۔

سب سے غریب صوبے مغرب میں یوکان اور ونی پیگ ہیں جن کو آباد کرنے کے لئے قوانین میں کافی نرمی ہے جبکہ دوسرے صوبوں میں Imigration کے قوانین کافی سخت ہیں سکھوں نے کینیڈا میں آباد ہونے میں بہت سرگرمی دکھائی ہے۔ ان دو غریب صوبوں میں جن کا ذکر کیا گیا ہے قوانین میں کافی نرمی ہے مثلاً آپ 50/100 ایکڑ زمین خرید لیں اس زمین کو آباد کرنے کے لئے مزارعین آپ منگوا سکتے ہیں اسی طرح مخصوص قسم کے ریسٹورانٹ کے لئے باورچی منگوائے جا سکتے ہیں

وہ ٹرک ڈرائیور جنہوں نے سعودی عرب یا دوبئی میں کام کیا ہو اور لائسنس دو سال پرانا ہوا ان کو تو فوری لے لیا جاتا ہے۔ خواتین جنہوں نے نرسنگ کا کورس کیا ہوا ان کو بھی سہولت ہے۔

نیاگرا فال سے اتنی بجلی پیدا کی جا سکتی ہے کہ پورا ملک تمام عرصہ کے لئے خود کفیل ہو جائے لیکن قدرتی حسن تباہ نہ ہو جائے اس لئے کوئی اس طرف توجہ نہیں کرتا نہ ہی پوچھتا ہے۔ کچھ واٹرلو میں ایک علاقہ ایسا بھی ہے جسکا نام St. Kathrian ہے جہاں پر چیز نیچرل ملے گی جہاں نہ بجلی نہ گیس نہ سڑک نہ ریل ہے پانی جھیل سے لیتے ہیں تانگوں پر سواری کرتے اور قدیم طریق پر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ حکومت نے کوشش کی کہ ان کو جدید سہولیات مہیا کی جاویں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اب یہ گاؤں دنیا میں اتنا مشہور ہو چکا ہے کہ سیاح ان نیچرل طریقوں کو دیکھنے آتے ہیں اور حکومت کی آمد کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے اب حکومت بھی اس گاؤں کو جوں کا توں رکھنے کی قائل ہو چکی ہے۔

ایک حسرت: مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کہ 4 جولائی جمعہ کیلگری میں ہوگا اور عظیم مسجد کا افتتاح بھی ہوگا ہم نے واپسی کی سیٹ 3 جولائی کی کروائی ہوئی تھی اگر پہلے پتہ ہوتا تو دو دن لیٹ کر کے اس عظیم موقع پر موجود ہوتے۔ اس طرح ایک اور جمعہ کی سعادت حاصل ہو جاتی۔ 3 جولائی ٹورنٹو سے پھر فلاڈلفیا اور وہاں سے 4 جولائی 6 بجے صبح فرنکفورٹ واپس پہنچ گئے۔ الحمد للہ

☆☆☆☆☆

الیس اللہ بکاف عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبوی
اَلصّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تحت

بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیراہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

دھلی: مسجد بیت الہادی میں نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ اجتماعی تلاوت کے بعد مشن ہاؤس کے عقب میں اجتماعی دُعا ہوئی اور تین بکرے صدقہ دیئے گئے اور تمام گوشت احباب و مستحقین میں تقسیم کر دیا گیا۔ ناشتہ کے بعد پھر صبح ۹ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک خدام الاحمدیہ کے کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ اسی دوران مشن کے سامنے بس اسٹاپ پر شربت پلانے اور جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کا انتظام تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد اڑھائی بجے نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی۔ لوائے احمدیہ لہرانے کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ ٹھیک تین بجے محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی صدارت میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ دہلی، خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی، مکرم فیض احمد صاحب سیکرٹری تعلیم دہلی، قریشی سلیمان صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم سردر رضاء صاحب نائب صدر جماعت دہلی کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد احباب ومستورات نے پورے انہاک سے بذریعہ Screen حضور کا خطاب سنا اور حضور انور کے ساتھ نئی صدی کا عہد دہرا کر بعد دعا مجلس سے اُٹھے۔ شیرینی کی تقسیم کے بعد رات کھانا کھا کر احباب ومستورات گھروں کو واپس ہوئے۔ عثمانپور اور ارتھلہ سے بھی احباب شامل ہوئے تھے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی اس تقریب میں حاضر ہوئے۔

مورخہ ۱۱رمئی کو ایک مثالی وقار عمل رکھا گیا تھا۔ اس وقار عمل میں خاص طور پر PWD پارک اور سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ مورخہ ۲۵رمئی کو ایک بلڈ ڈونیشن کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں روٹری بلڈ بنک کے ڈاکٹرز اور دیگر کارکنان کی معاونت سے پندرہ خدام وانصار نے خون دیا۔ ۲۷رمئی کو نمائش ہال عمدگی سے سجایا گیا تھا اور بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ غیر احمدی، غیر مسلم اور زیر تبلیغ دوستوں کے علاوہ اپنے احمدی بھائیوں نے بھی نمائش ہال دیکھا اور نئی کتب وغیرہ خریدیں۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ دہلی)

کلکتہ: مورخہ ۲۵رمئی کو خون کا عطیہ اور آنکھ کا چیک اَپ کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت لگایا گیا اس سے پہلے مورخہ ۲۴رمئی کو خدام کی ایک دوسری ٹیم نے شہر کے بڑے اسلامیہ ہسپتال میں مریضوں میں پھلوں کے تقسیم کا بھی پروگرام رکھا تھا۔ جو الحمدللہ نہایت کامیاب رہا۔ کیمپ کے تحت ۴۲ مردوں نے اور ۱۳ مستورات نے اپنے خون کا عطیہ دیا۔ اور اسی طرح آنکھوں کے تعلق سے ۱۱۳ مرد اور ۱۲۰ عورتوں کی آنکھیں چیک کی گئیں اور حسب ضرورت مفت دوائیں اور آنکھوں کی حفاظت کے لئے مشورے دیئے گئے۔ ہمارے ان پروگراموں کو کامیاب بنانے اور چار چاند لگانے والے آدمی ڈاکٹر مکرم جناب ظہیر الدین خان صاحب تھے۔ خون دینے والوں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

۵ بجے کے بعد ہمارے نئے تعمیر شدہ خلافت جوبلی ہال میں **پریس کانفرنس** کا انعقاد ہوا۔ جس میں تقریباً ۱۲۰ اخباروں اور ٹی وی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ نے جماعت کا تعارف بزبان انگریزی کرایا اور بتایا کہ ہم یہ پروگرام کیوں کر رہے ہیں۔ بعدہٗ مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر نے بنگلہ میں جماعت کا تعارف کرایا اور گزشتہ سالوں کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس کانفرنس کی رپورٹ دوسرے روز اخباروں میں شائع ہوئیں۔

جلسہ خلافت جوبلی: ۲۷رمئی کو وہ مبارک دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ استخلاف کی توثیق کردی۔ کیونکہ ہمارا خدا اپنے وعدوں کو بھولتا نہیں اور ہمارے اوپر سو سالوں سے اپنے احسانوں کا اعادہ کرتا جارہا ہے اور آئندہ قیامت تک... لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ کا بھی وعدہ ہے... غرض اس طرح ؂

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے ...... ☆ ...... پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

پس! یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِی۔ اللہ تعالیٰ کے بے حد وشمار احسانوں کے نیچے دبے ۱۷۵ مرد وزن نے باجماعت تہجد میں شرکت فرمائی۔ نماز فجر، درس القرآن، اجتماعی دُعا اور قربانی کے بعد پھر ساڑھے دس بجے پرچم احمدیت لہرایا گیا اور اس طرح ہم نے آسمان کو بھی اپنے گواہوں میں شامل کرلیا کہ

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم ...... ☆ ...... سو سالوں سے لے رہا ہے تو امتحاں ہمارا

پرچم کشائی کے بعد مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام کی بطور مہمان خصوصی کی موجودگی اور مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ کی زیر صدارت تلاوت ونظم کے بعد پیغام حضور انور پڑھا گیا۔

مکرم منیر احمد بانی صاحب، جناب منظور عالم صاحب، مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج کی تقاریر کے بعد مکرم جناب سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے صدارتی خطاب پیش کیا اور مکرم محمد مشرق علی صاحب مہمان خصوصی نے دُعا کرائی۔ بعد دُعا ظہر وعصر کی نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا اور بعد وقفہ اجتماعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہِ راست خطاب دیکھا اور سنا گیا۔ خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے مجلس کے برخاست ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مسجد اور گھروں میں چراغاں کے علاوہ پورے، پروگراموں کی ویڈیوگرافی بھی ہوئی۔ (محمد فیروز الدین انور)

تالبر کوٹ (اڑیسہ): نماز تہجد، نماز فجر، درس القرآن کے بعد احمدیہ قبرستان میں اجتماعی دعا ہوئی۔ قربانی دینے کے بعد لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ نماز کے بعد جلسہ ہوا۔ جلسہ میں معززین اور ہندو احباب بھی شامل ہوئے۔ رات کے کھانے کا انتظام مسجد میں کیا گیا اور مسجد کے علاوہ احباب نے اپنے گھروں میں بھی چراغاں کیا۔ (شیخ صادق علی سیکرٹری مال - تالبر کوٹ)

صوبہ جھار کھنڈ: صوبہ جھار کھنڈ کے علاقے رانچی مانڈی، ہسری، سملیہ، رامگوھ، بوکارو، دھنباد، ستال جامتاڑا، مدھوپور سرکل، ڈسکا، شیکاری پاڑا، گڈا، سنگرام پور، پاکوڑ، جمشید پور، موسیٰ بنی مائنز، امہوبھنڈا، سردہ وغیرہ میں پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ مرکزی ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جشن تشکر کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی طور پر لگ بھگ ہر جگہ قربانی ہوئی۔ جن کی تعداد ۱۷ بنتی ہے۔

لوائے احمدیت جمشید پور، موسیٰ بنی، ہسری (رانچی) نومبائعین جماعت ستال جامتاڑا میں لہرایا گیا۔ حسب حالات جماعتی عمارات اور گھروں میں سفیدی اور چراغاں کیا گیا۔ بچوں میں شیرینی وغیرہ تقسیم کی گئی۔ غرباء کو گوشت اور کھانا وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ غیر از جماعت دوستوں کو انفرادی طور پر تحائف بھی بھجوائے گئے اور ہر ایک جگہ کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت ودیگر احباب بھی شامل ہوئے۔

ہمارے پیارے حضور اقدس کا خطاب جہاں جہاں ڈش تھا وہاں سیکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے سنا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اقدس کے خطاب کے دوران سارے عہد میں بھی شامل ہوئے۔ ہر جگہ ۲۷رمئی کے پروگرام نماز تہجد سے لگاتار دیر رات تک جلسہ وغیرہ کا پروگرام چلتا رہا۔ کئی جماعتوں میں کھیل ودیگر پروگرام بھی کروائے گئے۔ حضور اقدس کا پیغام بھی جلسہ کے موقعہ پر پڑھا بھی گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اِس دوران صوبہ جھار کھنڈ کے زیادہ تر اخبار میں خلافت کے پروگرام کو کوریج ملی۔ جس سے تمام علاقے میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت کا پیغام پہنچا۔ اس دوران ایک پریس کانفرنس بھی رکھی گئی۔ خاکسار نے ہسری (رانچی) میں لوائے احمدیت لہرایا اور دورہ کر کے جمشید پور اور موسیٰ بنی کا بھی جائزہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ خلافت کی دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہو۔ آمین

(امیر صوبائی جماعت احمدیہ جھار کھنڈ)

سکم (گینٹوک): مورخہ ۲۷رمئی کو گنٹوک کے علاوہ تمام سنٹروں میں بھی نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تہجد کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس دیا گیا اور قربانی کی گئی۔ جلسہ سے ایک دن قبل City News گینٹوک نے جماعت کے سوسالہ خلافت جوبلی کے انعقاد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کے ساتھ خبر شائع کی۔

مشن ھاؤس گینٹوک: بعد نماز ظہر وعصر جلسہ زیر صدارت مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گینٹوک منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد کل تین تقاریر علی الترتیب مکرم غفور حسین صاحب معلم سلسلہ اور مکرم راجیش احمد صاحب صدر جماعت بھوسک نے بزبان نیپالی کیں۔ اس کے بعد مستورات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ آخر میں خاکسار کی تقریر کے بعد جلسہ دُعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں گردونواح کی جماعتوں سے احمدی احباب اور زیر تبلیغ افراد بھی شریک ہوئے۔ خطاب حضور انور سننے کے بعد مشن ہاؤس گینٹوک میں طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ رات میں گینٹوک مشن ہاؤس کے علاوہ جملہ سنٹروں میں بھی چراغاں کیا گیا۔ مورخہ ۲۸رمئی کو بعض معزز بالا افسران نیز گردونواح کے غیر مسلم اور غیر احمدی احباب میں صدسالہ خلافت جوبلی کی خوشی میں مٹھائی اور پیغام حضور انور ایدہ تعالیٰ پیش کیا گیا۔ مورخہ ۲۸رمئی کو سکم کے تین کثیر الاشاعت اخبار نے حضور انور کے پیغام کا خلاصہ تصاویر کے ساتھ شائع کیا گیا۔ جسے خرید کر زیادہ سے زیادہ افراد تک اُن اخبار کو پہنچایا گیا۔

مورخہ ۵رجون کو بمقام پاکیونگ ایک جلسہ کیا گیا جس میں مشن کے گردونواح کے غیر احمدی اور زیر تبلیغ افراد شریک ہوئے۔ آخر میں جملہ احباب کے ساتھ ایک تواضع کا پروگرام رکھا گیا اور پاکیونگ کے پولیس اسٹیشن اور I.B. محکمہ اور دیگر محکمہ میں مٹھائیاں اور پیغام حضور انور پیش کیا گیا۔

مورخہ ۱۲رجون کو بمقام بھوسک ایک جلسہ رکھا گیا۔ جس میں ناصر احمد شاہ صدر جماعت گینٹوک بھی شریک ہوئے۔ بھوسک کے سرپنچ وغیرہ کو بھی مدعو کیا گیا اور قادیان میں زیر تعلیم طلباء بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے اور تقاریر کیں اور جملہ احباب جماعت بھوسک ساتھ طعام کا بھی پروگرام تھا۔ (سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم)

خانپور ملکی بہار: ایک دن قبل مثالی وقار عمل کیا گیا۔ مسجد احمدیہ کو قمقموں اور بلبوں سے بہت خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ جلسہ سے قبل بذریعہ پمفلٹ اور اخباری اشتہار جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ نماز تہجد، نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ دعا کے بعد ایک بکرا صدقہ کیا گیا اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ بعد ازاں احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ گاہ خوبصورت شامیانہ اور قنات سے بہت ہی خوبصورت بنایا گیا تھا۔ نو بجے جلسہ میں تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پروگرام میں تیس غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ پیغام سنانے کے بعد خلافت سے متعلق مختلف عنوانات پر کئی تقاریر اور نظمیں ہوئیں۔ بعد نماز ظہر اجتماعی کھانے کا پروگرام ہوا۔ جس میں باہر سے آئے ہوئے مہمان بھی شامل ہوئے۔ حضور کا خطاب دیکھنے کے بعد رات کے وقت تمام احمدیوں نے اپنے اپنے گھروں میں چراغاں کیا۔ (محمد انور حسین صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی)

موسیٰ بنی مائنز: نماز تہجد، نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد تمام افراد و خواتین احمدیہ قبرستان میں حاضر ہوئے جہاں خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ ناشتہ کے بعد پانچ بکروں کی قربانی دی گئی اور مختلف کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تمام خدام و اطفال نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ پھر ٹھیک دس بجے مکرم صدر جماعت مقامی کے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد خدام و اطفال کے درمیان کوئز کا پروگرام رکھا گیا اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ ٹھیک صبح ۱۱ بجے لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی نے اپنا جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی منایا اور ناصرات کے درمیان نظم و تقاریر کے پروگرام کروائے گئے اور انہیں انعامات بھی دیئے گئے۔ پھر دوپہر ٹھیک دو بجے نماز ظہر و عصر کے بعد ہی تمام افراد و خواتین مسجد میں ٹھہرے رہے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کا خطاب براہ راست دیکھا اور سنا۔ حضور انور کے خطاب کے معاً بعد نماز مغرب و عشاء جمع کی گئی اور پھر مکرم صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کے زیر صدارت وقت کی مناسبت سے ایک مختصر سا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم احمد خان صاحب معلم سلسلہ موسیٰ بنی کی تقریر کے بعد مکرم صدر جلسہ نے شکریہ احباب ادا کیا اور خاکسار نے دُعا کروائی۔ بعد جلسہ تمام افراد و خواتین کے لئے عشائیہ کا انتظام تھا۔ اس موقعہ پر مکرم صوبائی امیر صاحب جھارکھنڈ نے بھی رات کو موسیٰ بنی پہنچ کر افراد جماعت کے ساتھ اس جشن تشکر میں شرکت کی۔ قبل ازیں تقریباً تمام افراد جماعت نے اپنے اپنے گھروں میں اس موقعہ پر چراغاں کیا۔ اسی طرح مورخہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ مئی کے تین مختلف اخبارات میں لگاتار ہماری جماعتی خبریں شائع کی گئیں اور دو لوکل نیوز چینل میں بھی ہمارے ۲۷ رمئی کے مختلف پروگراموں کی جھلکیاں اور خاکسار کا انٹرویو دکھایا گیا۔ (طارق سلمان خادم سلسلہ موسیٰ بنی مائنز)

سرکل سیتا پور (اتر پردیش):- پریس کانفرنس: مورخہ ۲۴ رمئی کو ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل ستیم میں پریس کانفرنس رکھی گئی جس میں ۱۰ اخبار کے نمائندے شامل ہوئے اور ۷ اخبار والوں نے معہ فوٹوز کے اپنے اخباروں میں خلافت جوبلی جلسوں کے متعلق تفصیلی رپورٹ شائع کیں۔

سرکل سیتا پور کے تحت شاہجہانپور، ادے پور کٹیار اور سیتا پور مشن کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں اور سنٹر میں جلسہ خلافت جوبلی منعقد کرنے کی سعادت ملی: کنچن نگر، پکردئی، بھاسن کھیڑا، محمودہ پور، توکل پور، مڑیا میر، لولی، یکریا، نان پارہ، بھگولی، بلاسپور، نسوارہ، نہل کھوٹی، حیریا، بڈھانہ پور۔ تمام مقامات میں بعد جلسہ شیرینی تقسیم کی گئی اور حسب استطاعت چراغاں اور صدقہ دیا گیا۔ معززین کو بھی ان جلسوں میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ (محمد سعادت اللہ سرکل انچارج سیتا پور)

مالیر کوٹلہ (پنجاب): مورخہ ۲۷ رمئی کو مالیر کوٹلہ مسجد میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور سناتن دھرم کے مقامی پردھان صاحب نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا اس کے بعد تمام مہمانان کرام کی تواضع کی گئی۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب، تمام مذاہب کے نمائندگان اور اخبار کے نمائندگان اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضور کا خطاب MTA کے ذریعہ غیر احمدی اور ہندو احباب نے بھی سنا اور دیکھا۔ (سید اقبال احمد معلم سلسلہ)

پٹیالہ: سرکل پٹیالہ میں منعقد کئے جانے والے صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگراموں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے: جھنڈیاں: مکرم بلبیر خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت و نظم کے بعد مکرم [illegible] صباح الدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم بلبیر خان صاحب صدر جماعت اور عزیزم سلیم محمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد ضلع پریشد مکرم بلبیر سنگھ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت انسانیت کی تعریف کی۔ اس کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مضافات کی مندرجہ ذیل جماعتوں سے بھی جلسہ میں احباب شامل ہوئے کانگڑھ، حیات پور، گز پور، شاہ پور، چند پور و نند پور صاحب۔

جاگو: مورخہ ۲۷ رمئی کو بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم نیک محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مسجد جاگو میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد تاج صاحب تبسم معلم جاگو نے تقریر کی صدر جلسہ کے خطاب کے بعد دُعا کروائی گئی۔ جماعت احمدیہ پلوتالی، نانکپورہ سے افراد جماعت شامل ہوئے۔

بڑوا: مکرم پھومن خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت سرکاری سکول بڑوا میں پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب بھٹی کی تقریر کے بعد صدر جلسہ کے خطاب و شکریہ احباب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جلسہ میں مضافات کی مندرجہ ذیل جماعتوں سے احباب تشریف لائے۔ ٹھانہ، حیات پور باری، پٹی، کھیڑا، چڑی آل۔

ملاھڑی: احمدیہ مسجد ملاہڑی میں بعد نماز مغرب و عشاء مکرم نذیر محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد تاج صاحب معلم جاگو، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب مبشر معلم ملاہڑی نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کے خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سرھند: بعد نماز ظہر خاکسار کی صدارت میں احمدیہ مسجد میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے آغاز سے قبل احمدیہ مسجد و مشن سرہند میں لوائے احمدیت دُعاؤں کے ساتھ لہرایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد سجاد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

ریل ماجرا: جماعت احمدیہ ریل ماجرا میں زیر صدارت مکرم حمید خان صاحب صدر جماعت پروگرام کا آغاز تلاوت و نظم کے ساتھ ہوا۔ مولوی عبدالرشید صاحب معلم، مکرم شہاب الدین صاحب نے تقاریر کیں ایک ترانہ کے بعد حلقہ کے ایم ایل اے کناریہ صاحب نے جماعت کی خدمت کا ذکر کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

سہولی: پروگرام کا آغاز صبح ۸ بجے مکرم منظور احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک و نظم سے ہوا۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب، مکرم سلیم خان صاحب اور چرنجیت بیگم صاحبہ کی تقاریر کے بعد چند غیر مسلم افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

روڑکی ہیراں: مکرم شیر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی صدارت میں پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا۔ مکرم رفیق محمد صاحب معلم بہرام پور، مولوی وسیم احمد ندیم صاحب معلم پڈیالہ اور مکرم مولوی مبشر احمد ندیم معلم روڑکی ہیراں کی تقاریر کے بعد مکرم مہتاب سنگھ صاحب A.D.C ریٹائرڈ نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور مبارکباد دی۔

سیری: مکرم حنیف محمد صاحب کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز تلاوت و نظم سے ہوا مکرم محمد بشیر احمد صاحب معلم کی تقریر اور صدر جلسہ کے خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

شمس پور: مکرم مولوی خلیل احمد صاحب نیاز معلم کی زیر صدارت پروگرام تلاوت کلام پاک و نظم سے شروع ہوا۔ مکرم بلویندر خان صاحب کی تقریر کے بعد کرانتی کاری پارٹی کے صوبائی پردھان اور مقامی سرپنچ صاحب نے خلافت جوبلی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

سرکل میں جہاں جہاں بھی MTA کا انتظام تھا۔ تمام احباب نے سیدنا حضرت امیر المومنین کا خطاب دیکھا اور سنا اسی طرح علاقوں کے معززین اور غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی جلسوں میں شامل ہوئے۔ جلسوں کے آخر میں تمام احباب جماعت، غیر از جماعت معززین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور کھانا کھلایا گیا۔ اسی طرح حسب استطاعت چراغاں بھی کیا گیا۔ کثیر تعداد میں خلافت جوبلی کے جلسوں کی رپورٹس اخباروں میں شائع ہوئیں۔

(نذیر احمد مشتاق انچارج سرکل پٹیالہ)

جالندھر (جلسہ سیرۃ النبیؐ): مورخہ ۱۸ رمئی کو ۱۱ بجے خاکسار محمد سلیم مبشر راجوری کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شیخ سیف الرحمٰن صاحب، مکرم منکت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ جالندھر اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ دُعا کے بعد مہمانان کرام کی چائے و ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

(محمد سلیم مبشر سرکل انچارج جالندھر)

بلارپور (مہاراشٹر): مورخہ ۲۷ رمئی کو بلارپور سرکل کے مختلف سنٹرز میں جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی منایا گیا۔ مرکزی ارشاد کی تعمیل میں تمام مساجد و مشن ہاؤسز میں چراغاں کیا گیا۔ پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ قربانی کی گئی۔ غیر احمدی زیر تبلیغ اور غیر مسلم معززین کو تحفہ پیش کیا گیا۔ وقار عمل کا پروگرام رکھا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور اختتام حضور انور کے خطاب کے ساتھ دُعا سے ہوا۔ خلافت جوبلی کا یہ پروگرام بلارپور، پاٹی، اہبے جوی، مرکل میٹا، کورینا اور ماتھا میں منعقد ہوا۔ ان اجلاسات میں سرکل ہٰذا کے تمام افراد جماعت کے علاوہ کثرت سے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد نے شرکت کی۔ جن سنٹرز میں ایم ٹی اے کا انتظام ہے وہاں حضور انور کے خطاب کو افراد جماعت کے علاوہ مدعو زیر تبلیغ افراد اور غیر مسلم معززین نے بھی غور سے دیکھا اور سنا۔ بعد اختتام جلسہ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ پریس کانفرنس: مورخہ ۱۵ رجون کو صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک احمدیہ مسلم مشن بلارپور میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ پریس کانفرنس میں اس علاقہ کے مختلف اخبار کے نمائندگان نے شرکت کی۔ پریس رپورٹرز کے سوالات کے جوابات مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مکرم مولوی سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور خاکسار نے دیئے۔ پریس کانفرنس میں مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے جماعت احمدیہ کی پرامن تعلیمات نیز صد سالہ خلافت جوبلی کے دیگر پروگرام سے رپورٹرز کو آگاہ کیا۔

خلافت جوبلی کانفرنس: دوپہر ۱۲:۱۵ بجے احمدیہ مسلم مشن بلارپور کے احاطہ میں خلافت جوبلی کانفرنس بلارپور زون مہاراشٹر از یر صدارت مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے اپنی تقریر میں خلافت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ جلسہ میں شریک مختلف مذاہب کے نمائندگان نے امن عالم، قومی ایکتا، مذہبی رواداری، خدمت خلق، Universal Brotherhood کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو رہی کوششوں کی تعریف کی۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم ایس ایچ علی صاحب صدر جماعت بلارپور نے شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے چند معززین کو جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے۔ بعد دُعا کانفرنس کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ اس جلسہ میں مقامی احباب اور صوبہ گجرات کے نو احمدی احباب کے علاوہ ضلع چندرپور، ناگپور، گٹ چرولی اور یبت مال کے نومبائعین، غیر احمدی اور غیر مسلم افراد نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں صوبہ گجرات سے چند نو احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔

جلسہ قومی ایکتا میں جماعتی وفد کی شرکت: معاشرے میں قیام امن مذہبی رواداری اور قومی ایکتا کے لئے مورخہ ۱۰ رجولائی کو پولیس ہیڈ کوارٹر چندرپور میں پولیس محکمہ کی طرف سے زیر صدارت جناب ایس پی چندرپور ضلع ''جلسہ قومی ایکتا'' منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے چندرپور ضلع کے مختلف حلقہ جات کے معززین ڈاکٹر، وکیل، پروفیسر، لیکچرر، پریس رپورٹرز اور حکام کو مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ میں جماعت کی نمائندگی میں خاکسار نے اسلامی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''پیغام صلح'' کی روشنی میں سماج میں مذہبی رواداری اور اخوت کے قیام کے تعلق سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ جسے حاضرین نے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ (شیخ اسحاق سرکل انچارج بلارپور)

سرکل بھیوانی (ہریانہ): مورخہ ۲۷ رمئی کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا جلسہ یوم خلافت ذیل جگہوں پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ دنود، کھڈانہ، بسئی، کھیڑی، سوانہ، کینگاہ، سانگوڈ، پانڈوان۔ جہاں تلاوت و نظم کے بعد متعین معلمین نے تقاریر کیں اور معززین کو دعوت دی گئی اور شرینی تقسیم کی گئی۔

(رفیق احمد عاجز سرکل انچارج بھیوانی ہریانہ)

بقیہ رپورٹ امن کانفرنس از صفحہ اوّل

۞......حضور سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ نے مقامی برطانوی باشندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے کوئی پروگرام بنایا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اس وقت یہاں لارڈ ایوبری تشریف رکھتے ہیں جو اس بات کا کھلا اظہار ہے کہ ہم مقامی باشندوں تک اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی پروگرام جاری ہیں۔ ابھی نیچے ہال میں میری تقریر ہوگی جس میں اپنا پیغام دوں گا۔ آپ دیکھیں گے کہ وہاں بھی بہت سے برٹش اور دیگر سرکردہ افراد موجود ہوں گے۔

۞......ایک سوال یہ کیا گیا کہ برٹش گورنمنٹ دہشتگردی کے الزام میں پکڑے جانے والوں کے لئے 42 دن کی Detention کا ایک قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ اس کی افادیت سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ 28 دن کی بجائے 42 دن کی اس سے انتہاپسندی ختم ہو سکتی ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریق خدا تعالیٰ پر ایمان رکھیں۔ جب تک آپ یہ نہ جانیں کہ آپ کون ہیں اور مرنے کے بعد کہاں جانا ہے اور مسلمان ہونے یا انسان ہونے کے ناطے آپ سے کیا توقعات ہیں۔ اس وقت تک ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔

اس موقع پر سوال کرنے والے صحافی نے لارڈ ایوبری سے اس بارہ میں اپنی رائے دینے کے لئے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں حضور کے ساتھ متفق ہوں کہ یہ معاملہ ذہنی اور قلبی رجحانات سے متعلق ہے۔ انہیں تبدیل کئے بغیر ہم معاشرتی امن کے قیام کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

> آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو وہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرے گا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ آپؑ کی صداقت کے لئے پیشگوئی کے مطابق چاند و سورج گرہن کے نشان ظاہر ہوئے۔

۞......اسلاموفوبیا اور انتہاپسندی وغیرہ سے متعلق ایک صحافی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم اس پر یقین نہیں رکھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلائیں۔ ابھی اس پریس کانفرنس کے بعد میں نیچے ہال میں اپنی تقریر میں اس بات کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

۞......ایک جرنلسٹ نے کہا کہ پاکستان، سعودی عرب وغیرہ ممالک میں آپ کی جماعت پر کئی پابندیاں اور مشکلات ہیں کیا آپ ان پابندیوں کو دور کروانے کے لئے کچھ نہیں کریں گے؟

حضور نے فرمایا کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ ہر شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور کلمہ پڑھتا ہے مسلمان ہے۔ ایک دفعہ ایک جنگ میں ایک کافر ایک مسلمان کے قابو میں آیا۔ جب وہ کافر قابو میں آگیا اور اس نے یقین کر لیا کہ یہ مسلمان مجھے جان سے مار دے گا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اس کے باوجود اس صحابی نے اسے قتل کر دیا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر اسے کیوں قتل کیا۔ اس صحابی نے کہا کہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ آنحضرتؐ اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم خدا پر معاملہ چھوڑیں گے۔ خدا تعالیٰ خود فیصلہ فرمائے گا کہ کون کیا ہے؟

۞......اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کی جماعت پاکستان میں بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے جماعت وہاں بھی بڑھ رہی ہے۔

مختلف سیاسی رہنماؤں کی تقاریر: پریس کانفرنس کے بعد پونے سات بجے کوئین الزبتھ دوم کانفرنس سنٹر کے مرکزی ہال میں حضور انور کی آمد پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا جن میں مختلف سیاسی و سماجی اہم شخصیات، مختلف سفارتخانوں کے نمائندگان اور معززین شامل تھے۔ سب سے پہلے مکرم فرید احمد صاحب نے آج کی اس تقریب کا مختصر پس منظر پیش کیا۔ اور پھر تلاوت قرآن مجید کے لئے مکرم حافظ عطاء الرزاق صاحب کو بلایا۔ انگریزی ترجمہ مکرم بلال اٹکنسن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب حیات، امیر جماعت احمدیہ یوکے نے مختصر تعارفی کلمات کہے اور مہمانوں کا ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سو سال سے خلافت کی برکات سے فیض پا رہی ہے۔ موجودہ خلافت، خلافت راشدہ ہی کا تسلسل ہے۔ یہ جماعت احمدیہ میں قائم خلافت کی صد سالہ جوبلی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ 2003ء میں خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے۔ آپ ساری دنیا میں امن کے قیام اور اسلام کی امن کی تعلیمات کے پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ پسماندہ ممالک میں پینے کے پانی اور متبادل انرجی کی فراہمی، اسی طرح صحت اور تعلیم کے میدانوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بہت سے پروگرام آپ کی زیر ہدایت و نگرانی جاری ہیں۔

۞......اس کے بعد لارڈ ایوبری (Lord Eric Avebury) خطاب کے لئے آئے۔ آپ نے صد سالہ تقریبات پر مبارکباد دی اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے دنیا میں جو فلاحی کام کئے ہیں اس پر بھی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ افریقہ میں آپ کا کام بہت اہم اور نمایاں ہے۔ دنیا کے 190 ممالک میں آپ کی جماعت کے ممبران بہت اہم کام کر رہے ہیں۔ جب کشمیر میں زلزلہ آیا تو آپ ان ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سب سے پہلے وہاں خدمت کے لئے پہنچے۔ لارڈ ایوبری نے گزشتہ ہفتہ فیصل آباد میڈیکل کالج میں 23 احمدی طلباء و طالبات کو بلا جواز کالج سے فارغ کرنے کے ظالمانہ اقدام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ آپ کی جماعت جو دوسروں کی مدد پر کمربستہ رہتی ہے اس کے ساتھ وہاں یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔

> اسلام اور قرآن مجید پر انتہاپسندی کا الزام لگانے والے یا تو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا علم نہیں رکھتے یا مذہب کا علم نہیں رکھتے یا ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے کی بنیادی قدروں سے ناآشنا ہیں۔

۞......اس کے بعد حکومت برطانیہ کی اپوزیشن پارٹی کی ایک شیڈو منسٹر سعیدہ وارثی (Baroness Sayeeda Warsi - Shadow Conservative Minister for Community Cohesion & Social Action) تقریر کے لئے ڈائس پر آئیں۔ آپ کنزرویٹو پارٹی کی نائب صدر بھی رہی ہیں۔ آپ نے جوبلی تقریبات پر کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ڈیوڈ کیمرون کی نیک خواہشات پہنچاتے ہوئے مبارکباد دی۔

۞......بعد ازاں حکومتی پارٹی کے ایک اہم رکن جیک سٹرا (Rt.Hon.Jack Straw MP- Secretary of State for Justice & Lord Chancellor) نے خطاب کیا۔ یہ فارن سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری کے اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم سب مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت احمدیہ کی یوکے میں اور دنیا بھر میں انسانی خدمات کے معترف ہیں۔ آپ لوگ صرف زبانی دعوے نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اپنی مذہبی کتب کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ بناتے ہیں انہیں غالباً اپنی کتب کی تعلیمات کا بھی علم نہیں ہے۔ جناب جیک سٹرا نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس ملک میں اور دنیا بھر میں امن اور اخوت کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے اسے ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۞......اس کے بعد یورپین ممبر آف پارلیمنٹ ایما نکلسن (Baroness Emma Nicholson MEP) نے خطاب کیا اور کہا کہ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ آپ کے بانی نے آپ کو جو عظیم روایات دی تھیں آپ گزشتہ سو سال سے ان تمام روایات کا علم بلند رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ 1970ء اور 1984ء کے آرڈیننس نے احمدیوں کے لئے ووٹ کا حق استعمال کرنا ناممکن بنا دیا ہے۔ محترمہ ایما نکلسن صاحبہ نے کہا کہ گزشتہ سو سال میں آپ نے برطانیہ کی سوسائٹی کو اور دنیا بھر میں بہت کچھ دیا ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔ انہوں نے پاکستان اور دنیا کے مختلف حصوں میں مذہبی یا نسلی امتیازات کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے کہا کہ اگلے سو سال میں ہم سب کو مل کر ان تمام قسم کے غلط امتیازات کو ختم کرنا ہوگا۔

۞......بعد ازاں Rt.Hon.Jonathan Shaw MP (Minister at the Food and Rural Affairs and Minister Department for the Eivironment, for the South East) نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے بھی جماعت کے ملکی تعمیر و ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کاموں کو سراہا۔

خطاب حضور انور: قریباً ساڑھے سات بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ پُرشوکت خطاب تمام حاضرین نے نہایت توجہ اور انہماک سے سنا۔ اس خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ نے اسلام احمدیت کا تعارف، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، آپؑ کی صداقت کے ثبوت میں ظاہر ہونے والے نشانات کے ذکر کے علاوہ اسلامی تعلیمات کے دو اہم بنیادی پہلوؤں یعنی خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی اطاعت اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ اسی طرح دنیا میں امن کے قیام سے متعلق اسلام کی عالمی تعلیم، پیشوایان مذاہب کے احترام، عدل و انصاف کے قیام، جنگوں سے متعلق اسلامی تعلیم، جہاد کی حقیقی تعریف اور جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت وغیرہ بہت سے امور پر نہایت جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے اسلام احمدیت کا پیغام سب تک پہنچایا۔ ذیل میں حضور انور کے اس نہایت اہم اور تاریخی خطاب کا کسی قدر خلاصہ اپنی ذمہ

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No. 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور فرمایا کہ سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اپنی مصروفیت کے باوجود یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن سے بہت قریبی تعلقات قائم ہو چکے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ احمدی کس طرح اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کرتے اور اس کی تبلیغ کرتے ہیں جیسا کہ ابھی آپ بعض معززین سے اس بارہ میں سن چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج کی اس تقریب میں بعض نئے چہرے بھی ہیں جو احمدیوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن احمدیت کو نہیں جانتے۔ وہ سمجھتے ہوں گے کہ شاید زیادہ تر مسلمان اس لئے احمدیت کے مخالف ہوئے ہوں گے کہ احمدیوں نے اسلامی تعلیم میں کوئی تبدیلی کی ہوگی اور بعض باتیں بدل دی ہوں گی تا کہ وہ آج کل کی ماڈرن سوسائٹی میں بطور مسلمان کے قبول کئے جاسکیں۔

> جو اسلام کے نام پر دہشت گردی جیسی غلط حرکتیں کرتے ہیں ان کی ان حرکتوں کا الزام اسلام کو نہیں دیا جاسکتا

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ پختہ اعتقاد ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مسیح موعود اور امام مہدی کی بعثت کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ چودھویں صدی ہجری میں آئیں گے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ واضح کر دیا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرے گا۔ جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بگاڑ دی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ جماعت کا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید کی وہ تفسیر جو بانیٔ جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے وہ اصل اسلامی تعلیم ہے جو قرآن کا منشاء ہے اور جس کی آنحضرت ﷺ نے تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مسیح موعود ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے کی تھی اور جس نے تمام مسلمانوں اور تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے ان کے خالق و مالک خدا اور بندوں کے حقوق ادا کرنے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے ایک ایسا آسمانی نشان بیان فرمایا ہے جسے رد نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کے دو نشان اتنے اہم ہوں گے کہ آسمان و زمین کی پیدائش سے لے کر اب تک وہ کسی اور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ نشان یہ تھے کہ سورج اور چاند اس مہدی کی صداقت کے لئے نشان کے طور پر ایک خاص مہینہ میں معین دنوں میں گرہن ہوں گے۔ حضور نے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ چاند کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں چاند کے گرہن کی تاریخوں میں پہلی تاریخ کو گرہن ہوگا جبکہ سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی دن گرہن ہوگا۔ چنانچہ 1894ء میں رمضان کے مہینے میں چاند کی تیرہ تاریخ کو چاند گرہن ہوا اور اسی مہینہ میں 28 تاریخ کو سورج گرہن ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک مدعی نبوت کی موجودگی میں کبھی اس طرح گرہن نہیں ہوا۔ اسی طرح مغربی افق پر اگلے سال یعنی 1895ء میں پھر یہ نشان اسی طرح ظاہر ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ 1889ء میں بانیٔ جماعت نے جماعت کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد 19 سال تک اس دنیا میں موجود رہے اور لوگوں کو ان کے خالق کی طرف بلاتے رہے اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ قرآن کے بنیادی احکامات دو ہیں۔ ایک خدا سے محبت اور اس کی اطاعت اور دوسرے اپنے بھائیوں اور دوسرے انسانوں سے ہمدردی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح نے ہمیں اسلام کی صحیح اور اعلیٰ تعلیمات سکھائیں۔ حضور نے اس سلسلہ میں اختصار کے ساتھ بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل اسلام اور قرآن مجید پر انتہا پسندی کی تعلیم دینے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ میڈیا میں اور اخبارات میں اس بارہ میں اشتعال انگیز باتیں لکھی جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں ایسے لوگ یا تو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا علم نہیں رکھتے یا مذہب کا علم نہیں رکھتے۔ یا ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے کی بنیادی قدروں سے ناآشنا ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اصل سیاق و سباق سے بات کو الگ کر کے نفرتیں پھیلانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قوم میں نبی آتے رہے ہیں۔ ان کا مقصد لوگوں کو خدا کی طرف رہنمائی کرنا اور نیک کام کرنے کی تعلیم دینا تھا۔ حضور انور نے اس بارہ میں قرآنی آیات کے حوالے سے بتایا کہ ان کی روشنی میں ہم احمدی مسلمان نہ تو کسی نبی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض نبیوں کا نام لے کر قرآن مجید میں ذکر ہے اور بعض کا نام لے کر ذکر نہیں کیا گیا۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہندوؤں اور چینیوں اور دوسری قوموں میں بھی نبی آئے۔ حضور نے فرمایا کہ دوسری قوموں کے نبیوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ نہ صرف اُن کی تعظیم کریں بلکہ دوسرے قوموں کے رہنماؤں کی بھی عزت کریں۔ یہ باہمی تکریم کے قیام کا ایک اسلامی اصول ہے۔

حضور انور نے اسلام کی تعلیم انصاف کو قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومنوں کو یہ حکم ہے کہ اللہ کی خاطر انصاف قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں یہ بھی تعلیم ہے کہ اگر دشمن بھی انصاف مانگے تو اسے اس کا حق دو۔

حضور نے فرمایا کہ سوال ہوتا ہے کہ اگر اسلام امن و انصاف کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمانوں نے جنگیں کیوں کیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم ابتدائی تاریخ اسلام دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے متبعین کو محض ایمان کی بنا پر سخت اذیتیں دی گئیں۔ انہیں سخت گرمی میں تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ دئے جاتے تھے۔ ان میں سے بعض کی ٹانگیں اونٹوں سے باندھ کر انہیں مخالف سمتوں میں دوڑایا جاتا تھا۔ وہ عبادت سے روکے جاتے تھے۔ اس کے بعد جب مسلمانوں نے مجبور ہو کر مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو مخالفوں نے وہاں جا کر ان پر حملہ کیا۔ تب خدا تعالیٰ نے انہیں اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی۔ حضور انور نے اس موقع پر سورۃ الحج کی وہ آیت پیش کی جس میں قتال کی اجازت دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اجازت ہے لیکن مشروط اجازت ہے۔ اور اس لئے اجازت ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور ظلم انتہا کو پہنچ گیا۔ اب اگر تم چپ رہے تو ظلم اور بڑھے گا۔ یہ صرف دفاعی جنگ ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صرف ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور مقابل پر زیادتی نہ کرو۔

حضور نے فرمایا کہ جو مسلمان اسلام کے نام پر دہشتگردی جیسی غلط حرکتیں کرتے ہیں وہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کی حرکتوں کا الزام اسلام کو نہیں دیا جاسکتا۔ جیسے ہم جانتے ہیں کہ تاریخ میں عیسائی حکومت نے عیسائیت کے نام پر لوگوں پر ظلم کئے تو اس کا الزام عیسائیت کو نہیں دیا جاسکتا۔

> آج ہم سو سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت دکھی انسانیت کی خدمت کر رہی ہے تو یہ سب کچھ بانی جماعت کی تعلیم کے مطابق کر رہے ہیں۔

حضور انور نے معاشرتی امن کے قیام کے لئے آنحضرت کی سیرت کے پاکیزہ نمونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک موقع پر ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان جھگڑا ہوا۔ یہودی نے شکایت کی کہ مسلمان نے مجھے مارا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہودی کہتا تھا کہ موسیٰ سب سے افضل نبی ہیں۔ اس پر مسلمان نے کہا کو آنحضرت ﷺ موسیٰ پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تو آنحضرتؐ نے باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے دل میں ایک عظیم مقام ہے اور آپ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین قرار دیا ہے یہی فرمایا کہ تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ مقصد یہ تھا کہ معاشرتی امن خراب نہ ہو۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ کس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک یہودی اور مسلمان کا مقدمہ آپ کے سامنے آیا تو آپ نے یہودی کا حق اسے دلوایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ بنیادی اسلامی تعلیم ہے جس پر جماعت قائم ہے اور اس کو پھیلا رہی ہے۔ ہمیں بانیٔ جماعت احمدیہ کی تاکیدی تعلیم ہے کہ بدی کا بدلہ بدی سے مت دو۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 2147150314 3

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

حضور نے آیات قرآنیہ کے حوالہ سے قوموں کی باہمی لڑائی کی صورت میں صلح اور امن کے قیام کے لئے بیان کردہ اصولوں کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان اصولوں پر عمل کئے بغیر مستقل امن حاصل نہیں ہوسکتا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم امن کے قیام کے لئے لوگوں کو خدا کے قریب لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کررہے ہیں۔ آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر اتاری گئی وہ اصل حالت میں موجود ہے اور خدا نے اپنی طرف سے مسیح موعود کی صورت میں وہ امام بھیجا ہے جس نے اسلام کی یہ تعلیمات اصل صورت میں ہمارے سامنے پیش کی ہیں۔

حضور انور نے جہاد کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریحات کو آپ کے ارشادات کے حوالہ سے تفصیل سے بیان فرمایا اور بتایا کہ اب اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آج ہم چوبیس گھنٹے ٹی وی کے ذریعہ یہ پیغام پھیلا رہے ہیں اور اسی طرح تعلیم و صحت کے میدانوں میں یا پینے کے پانی کی فراہمی اور انرجی کے حصول میں غریب و مستحق لوگوں کی مدد کررہے ہیں تو بانی جماعت کی تعلیم کے مطابق کررہے ہیں۔ آج ہم سو سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت دکھی انسانیت کی خدمت کررہی ہے اور بلا تمیز رنگ و نسل و عقیدہ سب کی خدمت کررہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ تعلیم وقت کی اہم ضرورت ہے۔ دنیا کو امن دینا چاہتے ہیں تو بھوک کو ختم کریں اور تعلیم دیں۔ حضور نے فرمایا کہ نائیجیریا میں مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اگلے سو سال میں آپ نے دنیا کو کیا دینا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہم تعلیم دیں گے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو دیکھ سکیں اور انہیں بہتر طور پر بروئے کار لاسکیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا مقصد آپ کو یہ بتانا ہے کہ احمدیہ جماعت اصل اسلامی تعلیمات کو پیش کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ سب جو سوسائٹی کے علمی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اسلام کی ان بہترین تعلیمات کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ ایک جماعت ہے جو اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل کررہی ہے۔ اس لئے کہ یہ جماعت خلافت کی برکات سے متمتع ہے۔ افراد جماعت خلیفہ سے بہت محبت رکھتے ہیں اور خلیفہ ان سے بہت محبت رکھتا ہے۔ اور وہ سب خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ باہمی محبت ہمیشہ رہے گی۔

حضور انور نے اس بہت ہی پُر مغز اور پُر شوکت خطاب کے آخر پر ایک دفعہ پھر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں دعا دی اور اس کے ساتھ حضور کا خطاب اپنے اختتام کو پہنچا۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام: حضور انور کے خطاب کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے وزیر اعظم برطانیہ جناب عزت مآب گورڈن براؤن کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو انہیں اس موقع پر موصول ہوا تھا۔ اس پیغام میں وزیر اعظم برطانیہ نے یوکے اور تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

Message from the Prime Minister, Gordon Brown

" I am sorry that I cannot be with you tonight, but I want you to know how much I value the contribution that Ahmadiyya Muslim Community makes, not only to the country but also throughout the World.

I wish you a very happy and successful centenary celebration and know that you will continue with the work you do for the benefit of the whole mankind.

I send my very best wishes to the Head of your community today, and to all your people in UK and wherever they are in the world.

Your's Sincerely,

Gordon Brown.

Prime Minister"

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد حضور انور ہال سے ملحقہ لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مختلف مہمان باری باری حضور انور سے مصافحہ اور براہ راست گفتگو کا شرف حاصل کرکے اپنی نیک خواہشات اور کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دیتے رہے۔ بعد ازاں اس کانفرنس سینٹر میں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ جس میں احمدی احباب و خواتین شامل ہوئے۔

❀❀❀❀❀

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

آپ کے خطوط آپ کی رائے

گلپوش وادی بے نظیر، مذہبی رواداری کا گلدستہ

حالات حاضرہ کی نظر میں ایک جائزہ

ہمارا ملک جمہوری اور سیکولر ہے۔ یہاں سب کو آزادی کا حق حاصل ہے ہمارے خدا نے ہمارے ملک کو بہت حسین و جمیل بنایا ہے یہاں ہر مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اس کائنات کا ایک خدا ہے جو سب کا خالق و مالک ہے۔ ہم سب کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی اُس کی مخلوق ہیں اُس خدا کا کتنا فضل و کرم ہے کہ انسان کی پیدائش سے پہلے ہی ہوا، پانی، سورج اور دیگر کئی ضروریات زندگی جن کی بچپن میں ہی ضرورت پڑتی ہے پہلے سے تیار کر رکھی ہیں۔ پیارے خدا نے سب قوموں ملکوں اور مخلوق سے یکساں سلوک کیا ہے۔ اُس کی زمین سورج، چاند، ستارے ہوا، پانی، آگ جنگل لکڑی اور دیگر چیزوں سے ہم سب یکساں فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اس میں کوئی تمیز نظر نہیں آتی ہے۔ پس یہ اخلاق خداوندی ہمیں بھی یہ سبق دے رہے ہیں کہ ہم بھی آپس میں پیار و محبت، اتفاق و اتحاد سے رہیں اور مذہبی رواداری کو اپنائیں۔ اس وقت قوم و ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر صحیح اور مناسب قدم اُٹھائیں جس سے آپسی بھائی چارہ قائم رہے اور تلخیاں دور ہوں۔

وادی کشمیر جنت بے نظیر: صوبہ جموں و کشمیر ہندوستان کے شمال میں واقع ہے اور فلک بوس کوہ ہمالیہ کی چوٹیاں اس کو زینت بخشتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمین است ......☆...... ہمیں است و ہمیں است

کشمیر کو یوں ہی جنت نہیں کہا گیا یقیناً کشمیر کو خدا نے جنت بنایا ہے۔ کشمیر کو خدا نے ہر لحاظ سے حسین و جمیل بنایا یہ روح افزا آب و ہوا پذیر ہریالی کے لئے جہاں شہرۂ آفاق ہے وہاں یہ اپنے قدیم صنعتوں کی وجہ سے بھی چار دانگ عالم میں مشہور ہے۔ کشمیریوں کی چیدہ چیدہ گھریلو دست کاریاں جیسے شال، دوشالے، قالین، گبے، نمدے، پوستین، پیپر ماشی، کشیدہ کاری، ڈڈکارونگ، سونے چاندی کا کام، ریشمی پٹو وغیرہ۔ یہ ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں اس قدر دلآویز ہیں کہ سیاح انہیں دیکھ کر محو حیرت ہو جاتے ہیں۔ کشمیر سیاحت کا ایک نہایت دلفریب مرکز ہے۔ اس کے مناظر فطرت روح پرور آب و ہوا اور دلکش باغات اپنی نظیر آپ ہیں۔ اگر کشمیر کو ہندوستان کا سوئٹزرلینڈ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کے رنگا رنگ پھلوں، حسین وادیوں، لہلہاتے کھیتوں، پہاڑی چشموں، ندی نالو، زعفران زاروں کے بیان سے زبان قاصر ہے اور قلم مفقود اس کی دل فزا ٹھنڈی ہواؤں میں سانس لینے سے مردہ لوگوں میں جان آجاتی ہے۔ اس کے چشموں کا پانی تاثیر کے لحاظ سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے صحت افزا مقامات کی سیر سے مریض تندرست ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے سیب ڈیلشس، امبری سیب، گولڈن سیب، ناشپاتی، بوگوشہ، اخروٹ، بادام، خوبانی، آلو بخاری، گلاس (چیری)، انار وغیرہ بہت مشہور ہیں اور بہت لذیذ ہیں۔

صحت افزا مقامات: گلمرگ، سونہ مرگ، پہلگام، ویری ناگ، کوثر ناگ، اچھابل، چشمہ شاہی، اہرہ بل، نشاط باغ، شاہی باغ کافی مشہور ہیں۔

وادی کشمیر ہندو مسلم کا گلدستہ ہے: وادیٔ کشمیر میں سالہا سال سے کشمیری مسلمان اور وہاں کے پنڈت پیار و محبت اتفاق و اتحاد سے رہتے چلے آرہے ہیں ایک دوسرے کے دکھ سکھ خوشی و غمی میں شامل ہوتے رہے کبھی کوئی ناچاکی نہیں آئی ایک ہی محلے میں دونوں رہتے تھے اور ایک دوسرے کو کرایہ پر مکان بھی دیتے تھے اور زمین بھی مشترکہ طور پر بعض لوگ آباد کرتے تھے۔

زیارتیں: کشمیر میں کچھ بزرگان کی زیارتیں ہیں جہاں مسلمان اور کشمیری پنڈت دونوں جاتے رہے ہیں اور سبھی کو ان سے عقیدت ہے۔ جیسے حضرت شیخ العالم حضرت نورالدین نورانی کا مزار چرار شریف میں ہے۔

محلہ خانیار میں بھی ایک زیارت ہے جہاں لکھا ہے کہ یہ حضرت یوز آصف کی قبر ہے اس جگہ بھی لوگ زیارت اور دُعا کی غرض سے جاتے ہیں یہی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جہاں اب عیسائی لوگ بھی جاتے ہیں۔

امرناتھ یاترا اور مذہبی رواداری کا ایک جیتا جاگتا ثبوت

گذشتہ ایام میں جموں و کشمیر میں امرناتھ یاترا اور شرائین بورڈ و زمین کا مسئلہ اخبارات میں نمایاں تھا جس کی وجہ سے جموں اور وادی کے عوام کے مابین ایک تنازع کھڑا کیا گیا۔ اس مسئلہ کو بلاوجہ طول دیا گیا ہے اور اسی کی آڑ میں بھی اپنا اپنا فائدہ اٹھانے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ یہ یاترا سالہا سال سے جاری ہے آج تک باوجود اس کے کہ کشمیر میں کچھ سال مخدوش حالات بھی رہے لیکن یاترا میں روک پیدا نہیں ہوئی نہ ہندو مسلمانوں میں یاترا کو لے کر کبھی کوئی مسئلہ کھڑا ہوا۔ بلکہ سارے ہندوستان سے جو بھی معزز یاتری یاترا کے لئے کشمیر ان ایام میں آتے رہے ہیں کشمیریوں نے ہمیشہ ان کو خوش آمدید کہا ہے یہاں تک کہ یاتریوں کی سہولت کے لئے کشمیر کے لوگ ان ایام میں اپنے گھوڑے خچر کے ساتھ خود بھی پہلگام جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں مزدور طبقہ خاص طور سے وہاں جاتا ہے وہاں کمزور اور بزرگ یاتریوں کو پالکیوں اور گھوڑوں کے ذریعہ گفا تک پہنچاتے ہیں۔ اس موقعہ پر ضلع حکام کی طرف سے لاکھوں یاتریوں کے لئے اپنے ملازمین کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے سارے ملازمین خوشی سے یہ ڈیوٹی دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان ایام میں پہلگام سے لے کر گفا تک مذہبی رواداری کی ایک نمایاں جھلک نظر آتی ہے ہندو مسلمان مل جل کر اس یاترا کو کامیاب بنانے میں تعاون کرتے ہیں۔ ایسا حسین اور دلکش منظر اتفاق و اتحاد کا کہیں بھی اور نظر نہیں آئے گا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ موقع اور مفاد پرست سیاست دانوں نے اس مسئلہ کو بلاوجہ محاذ بنایا ہے جس کی وجہ سے جموں و کشمیر کے عوام کو نہ صرف ایک دوسرے سے دور کیا گیا بلکہ ہندو مسلم کا مسئلہ بنتا نظر آتا ہے۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

اڑیسہ کے دس ہزار عیسائی پناہ گزین کیمپ میں

اڑیسہ میں حکام کا کہنا ہے کہ صوبے میں ہندؤں اور عیسائیوں کے درمیان فسادات کے بعد دس ہزار سے زیادہ عیسائیوں نے پناہ گزین کیمپوں میں پناہ لے رکھی ہے۔ صوبے کے کندھمال ضلع میں سات پناہ گزین کیمپ بنائے گئے ہیں اور ان کیمپوں میں عیسائیوں نے بھی پناہ لے رکھی ہے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ نوین پٹنائک نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ کیمپوں میں پناہ لینے والے افراد بہت جلد اپنے گھروں کو واپس ہو جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے بعض مہاجر کیمپوں کا دورہ کیا۔ گزشتہ سنیچر کو وشو ہندو پریشد کے رہنما لکشمنا نند کے قتل کے بعد اڑیسہ میں فسادات بھڑک اُٹھے تھے اور اس دوران پوری ریاست میں سولہ جبکہ صرف کندھمال ضلع میں ۱۴ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ہندوؤں کا الزام ہے کہ لکشمنا نند کو مقامی عیسائیوں نے قتل کیا ہے جبکہ پولیس کو شبہ ہے کہ ماؤ نوازوں نے لکشمنا نند کا قتل کیا ہے۔ اڑیسہ میں عیسائیوں پر پہلے بھی حملے ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ برس بھی اڑیسہ میں فسادات ہوئے تھے اور عیسائیوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

پاکستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں

☆ مورخہ ۱۹ ستمبر کو کوئٹہ میں بلیلی کے علاقے میں کُرک مدرسے میں ایک دھماکہ سے کم از پانچ طالب علم ہلاک اور آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔ یہ مدرسہ آغا جان کے مدرسے کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ شہر سے آٹھ کلو میٹر دور واقع ہے۔ پولیس کے مطابق ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس دھماکے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔

☆ اسی طرح یہ خبر لکھتے ہوئے معلوم ہوا ہے کہ مورخہ ۲۰ ستمبر کو بوقت شام اسلام آباد کے موریٹ ہوٹل میں خود کش دھماکے ہوئے۔ جہاں دہشت گردوں نے تقریباً ۵۰۰ کلوگرام بارود سے بھرا ٹرک ہوٹل کے ساتھ ٹکرا دیا تھا۔ جس میں تقریباً ۶۰ لوگوں کی موت واقع ہو گئی جبکہ ۱۰۰ سے زائد لوگ زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ پارلیمنٹ ہاؤس اور ایوانِ صدر کے قریب ہوا۔

چین میں زلزلے سے ۲۰۰ سے زائد افراد ہلاک

مورخہ ۳۰ اگست کو چین کے جنوب مغرب میں آنے والے زلزلہ سے ۲۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع شنہوا نیوز ایجنسی نے دی ہے۔ یہ زلزلہ یونان اور سی چوان صوبوں کے درمیان پہاڑی سرحد پر آیا تھا۔ قریب ہی وہ علاقہ ہے جہاں ابھی تک ۱۲ مئی کے تباہ کن زلزلے سے نپٹا جا رہا ہے جس میں ۷۰ ہزار لوگ مارے گئے تھے۔ اس کے بعد سے خطہ میں سینکڑوں چھوٹے زلزلے آچکے ہیں۔

کرناٹک میں بارش سے ۴۷ افراد ہلاک

حال ہی میں کرناٹک میں جنوب مغربی مانسون کی آمد کے بعد یہاں ۴۷ افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ایک لاکھ ایکڑ کاشتکاری کی اراضی کو نقصان پہنچا ہے۔ کرناٹک کے وزیر محصولات جی کروناکر ریڈی نے کہا کہ فوری رپورٹ کے مطابق ۴۷ افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ ۳۱۲ مویشی بھی مر گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۸۱۰۰ گھروں کو نقصان پہنچا ہے جبکہ ۹۳ ہزار سے زیادہ ایکڑ زمین زیر آب ہے۔ اب سیلاب سے میسور، بلگام، بلاری، دھارواڑہ، ہاس اور اوڈوپی سمیت کئی اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔

امریکہ میں سمندری طوفان گستاف کا قہر

کیریبین جزائر میں تباہی مچانے والے سمندری طوفان گستاف کی زد میں آنے سے جمہوریہ ڈومنک، ہیتی اور جمائیکا میں اب تک ۸۱ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیوبا کے ساحلی علاقوں میں داخل ہو کر دار الحکومت ہوانا سمیت تمام جنوب مغربی علاقوں کو اپنے اثر میں لے لیا ہے۔ اس سے کیوبا کے ۲ لاکھ سے زیادہ افراد متاثر ہوئے ہیں اور اب تک کم از کم ۸۱ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیوبا میں تباہی پھیلانے کے بعد امریکی ریاست لوزیانہ کے ساحلی شہر نیو اورلینز سے ٹکرا گیا ہے۔ طوفان، بارش اور تیز ہواؤں کی وجہ سے نیو اورلینز کے مشرقی حصے کی بجلی منقطع ہو گئی ہے۔ سمندری طوفان کے پیش نظر ریاست لوزیانہ میں بیس لاکھ افراد کو پہلے ہی محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ سمندری طوفان سے کیوبا میں زبردست تباہی ہوئی ہے۔ کیوبن حکام کے مطابق ۸۶ ہزار مکانات تباہ اور ۸۰ بجلی گھر بند ہو گئے۔

افغانستان میں ۲۲۰ طالبان جنگجو اور ۷۰ سے زیادہ شہری ہلاک

امریکہ کی قیادت والے اتحاد اور افغان فوجیوں نے گزشتہ ہفتہ جنوبی افغانستان میں امریکی فوج کی اطلاع کے مطابق ایک کارروائی کے دوران ۲۲۰ مشتبہ طالبان جنگجوؤں کو ہلاک کیا۔ ہیلمند صوبہ کے کئی باشندوں نے رائٹر کے نامہ نگار کو فون پر بتایا کہ یہاں سانگن ضلع میں غیر ملکی فوجیوں کے فضائی حملے میں ۷۰ سے زیادہ شہری مارے گئے ہیں۔ امریکی فوج کے ترجمان ناتھن پیری نے کہا کہ طالبان جنگجوؤں کے خلاف کارروائی تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ فوجیوں نے ۲۲۰ سے زائد طالبانیوں کو ختم کیا ہے۔ مسٹر پیری نے کہا کہ ہیلمند میں جنگجوؤں کے خلاف چار روزہ کارروائی کجا کی میں بجلی سپلائی کا سامان لے جانے والے فوجی قافلے پر جنگجوؤں کے حملے کے بعد شروع کی گئی تھی۔

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

تقریروں اور تحریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بے ادبی کا کلمہ اپنی زبان پر نہیں لائیں گے جیسا کہ ہم ان کے بزرگوں کے متعلق کوئی بے ادبی نہیں کرتے تو ہم بھی یہ اقرار لکھ کر دینے کیلئے تیار ہیں کہ مسلمانوں میں اگرچہ گائے کا گوشت کھانا حلال ہے لیکن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتکریم کی خاطر اس کا گوشت استعمال نہیں کریں گے۔ اتنے بڑے فائدے کے مقابل پر کہ جسکے ذریعہ نبی کریم کی تکریم ہوتی ہے ہم یہ چھوٹا فائدہ ترک کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر ہر دو فریق کے دس ہزار نمائندوں کے دستخط بھی کرالئے جائیں تا کہ یہ معاہدہ قومی معاہدہ سمجھا جاسکے۔ (پیغام صلح)

یہ تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک تک وہ کارہائے نمایاں ہیں جو سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتکریم اور آپؐ کی محبت میں آپ نے سرانجام دیئے۔ یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ آپؑ کی وفات کے بعد سے لے کر خلفائے احمدیت کے سوسالہ دَور میں بھی جاری رہا اور بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی جاری وساری ہے۔ خلفاء احمدیت نے ہر آن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتکریم اور آپ کے اعلیٰ وارفع شان کو عالمگیر طور پر تمام دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنا کر اخبار میں شائع کئے گئے تو اس کے لئے سب سے پہلے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرزور آواز اُٹھائی اور ڈنمارک کی حکومت کو اور وہاں کے شرفاء کو اس بات پر قائل کیا کہ یہ غلط کام ہوا ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض خاکے بنانے والوں نے معذرت بھی کی۔

اب ایک حالیہ مثال ملاحظہ فرمائیں ایک عرصہ سے عیسائی اپنے سیٹلائٹ چینلوں کے ذریعہ عرب دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ہتک آمیز مواد پیش کر رہے تھے اور عرب کی اسلامی دنیا ایک لحاظ سے ان کے آگے بے بس تھی اور کیوں بے بس نہ ہوتی جبکہ وہ تسلیم کرتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ ہیں اور وہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے آئیں گے۔ عرب علماء کی یہ بے بسی جب خلیفۂ برحق امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیکھی تو آپ نے پہلے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر عیسائیوں کو آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچانے کیلئے ایک عربی پروگرام شروع فرمایا جس کے نتیجہ میں عیسائی دنیا میں ایک کھلبلی مچ گئی اور عرب کے شریف النفس اس سے بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا جب آپ نے دیکھا کہ یہ پروگرام مقبول ہو رہا ہے تو آپ نے 23 مارچ 2007ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ایک مستقل عربی چینل کا افتتاح فرمایا۔ الحمد للہ کہ 24 گھنٹے اس عربی چینل کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وشان کے دشمن بعض ملاؤں کو اس چینل سے بھی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ عرب حکومتوں کو اسے بند کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں لیکن یہ تو اب خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اللہ کا نُور ان بدبختوں کے مونہوں کی پھونکوں سے ہرگز نہیں بجھ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’تم کیا جانو کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ ہے برگزیدوں کا سردار نبیوں کا فخر خاتم الرسل اور دنیا کا امام۔ آپ کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے اور آپ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز ومعارف اور نکاتِ عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے اور جو معارف حقہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپ کے دین نے زندہ کیا۔ اے اللہ تعالیٰ رُوئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مُردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپؐ پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔ مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھا اور مبارک ہے وہ دل جو آپؐ تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 22-419)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

آخر پر ہم حیدر آباد سمیت دنیا بھر کے ملاؤں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے خدا کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس کی بیعت کرو اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاؤ۔ خدا کے مامور کے انکار اس کی تکذیب وتوہین کی وجہ سے عالم اسلام آج طرح طرح کے عذابوں اور دکھوں میں مبتلا ہے۔ عالم اسلام کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا ہے مختلف اسلامی فرقوں کے علماء دنیا بھر میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں اور اس کی ایک بدقسمتی والی شکل یہ ہے کہ ہر فرقہ غیروں کے ساتھ مل کر اپنے ہی بھائیوں کی گردن کاٹ رہا ہے۔ نہ ظاہری شوکت ہے اور نہ باطنی طاقت کلمہ طیبہ کے نام پر بننے والے ملک پاکستان میں آج زندگی کی بنیادی ضروریات آٹے اور دال کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ دشمن جب چاہے ان کی سرحدوں پر حملہ آور ہو جاتا ہے یہی حال افغانستان کا ہے۔ بڑی عجیب بدقسمتی ولاچاری یہ ہے کہ مسلم ممالک کے خلاف دشمن کی دہشت گردانہ سرگرمیاں جاری ہیں اور انہیں مدافعت کرتے ہوئے بھی اور مذہب کے نام پر خونی جہاد کا عقیدہ رکھتے ہوئے بھی نہایت درد سے چیخ چیخ کر کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم دہشت گرد نہیں ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی! پاکستان وافغانستان سمیت دیگر مسلم ممالک کو ان کے کونسے اعمال کی پاداش میں یہ سزا مل رہی ہے۔۔۔۔؟ خدا تم کو توفیق سمجھ عطا کرے!۔ آمین

(منیر احمد خادم)

بھارت میں صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریبات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

الحمد للہ کہ تمام بھارت میں صدسالہ خلافت جوبلی کی وسیع پیمانہ پر تشہیر واشاعت ہوئی ہے۔ ہر شمارہ میں ہم کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کا ذکر کررہے ہیں۔

بہار: صوبہ بہار کے درج ذیل اخبارات نے ۲۷ رمئی کے پروگرام کی اشاعت کی۔ ان کے اسماء اس طرح ہیں۔ (۱) روزنامہ دینک جاگرن (ہندی) (۲) روزنامہ آج (ہندی) (۳) روزنامہ نئی بات (ہندی) (۴) روزنامہ راشٹریہ سہارا (ہندی) (۵) روزنامہ راشٹریہ سہارا (اُردو)

ان میں سے نمونۃً چند اخبارات کے تراشے ذیل میں شائع کیے جارہے ہیں۔

روزنامہ ''آج'' پٹنہ مورخہ ۱۸ راگست ۲۰۰۸ء

खिलाफत के सौ वर्ष पूरे किये जाने पर सर्वधर्म सम्मेलन

روزنامہ ''دینک جاگرن'' مورخہ ۱۸ راگست ۲۰۰۸ء

'प्रेम सभी से, घृणा किसी से नहीं'

अहमदिया खिलाफत शताब्दी समारोह में सर्वधर्म समभाव का नारा

सम्मेलन में मौजूद अतिथि

روزنامہ ''نئی بات'' بھاگلپور مورخہ ۱۸ راگست ۲۰۰۸ء

खिलाफते अहमदिया शताब्दी वार्षिक सम्मेलन आयोजित

روزنامہ ''دینک جاگرن'' بھاگلپور مورخہ ۲۳ رمئی ۲۰۰۸ء

मुहब्बत सबके लिए नफरत किसी से नहीं : शरीफ

روزنامہ ''راشٹریہ سہارا'' (پٹنہ) مورخہ ۱۹ رمئی ۲۰۰۸ء

اللہ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کی ضرورت

سوپول، 18 مئی (ایس این بی) اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ 27 مئی 2008 کو خلافت احمدیہ پر 100 سال پورے ہونے کی خوشی میں جوبلی منارہی ہے۔ خلافت احمدیہ خدا تعالیٰ کی تائید سے چلنے والی ایک ایسی روحانی تنظیم ہے جو کہ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے مشن کی تکمیل اور ان کی بعثت کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کیلئے قائم کی جاتی ہے۔ خلافت احمدیہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی تجدید کیلئے قائم ہوئی ہے، جو کہ دیگر دنیاوی بادشاہتوں اور تنظیموں سے بالکل مختلف ہے۔ یہ نظام مکمل طور پر محض خدائی تائید ورہنمائی سے چلتا ہے۔ خلافت احمدیہ پر 100 سال مکمل ہونا اس کی حقانیت کا ایک واضح ثبوت ہے اور تعصب سے خالی ذہن اس کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور اس مسئلہ پر تحقیقی مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی تائید سے چلنے والا نظام ہے، شدید مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ آج تقریباً 190 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے جہاں وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کررہی ہے۔ اس جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق سلسلہ خلافت یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے بعد دوبارہ قائم کی گئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''انسانی ہمدردی میرا اصول ہے اور میں بنی نوع انسان سے ایسی ہمدردی کرتا ہوں جیسے ماں مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر''۔ جماعت احمدیہ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ جو بھی احمدی جس ملک میں بھی رہتا ہے وہ اس ملک کا مکمل وفادار بن کر رہے۔ خلافت احمدیہ ان تاثرات سے بالکل منزہ ہے جو مسلمانوں کے دیگر فرقہ جات نے بعض سیاسی ودنیاوی مفاد کی خاطر پوری دنیا میں پھیلا رکھے ہیں۔ خلافت احمدیہ درحقیقت غیر سیاسی اور مکمل طور پر روحانی اور مذہبی ادارہ ہے۔ اسی طرح نظام خلافت صرف اخلاقی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ امن وسلامتی کے قیام کیلئے سیاسی حکمرانوں کی رہنمائی کرتا ہے دیگر مسلمان ایک خونی مہدی کے انتظار میں ہیں جو کہ ان کے عقائد کے مطابق کافروں سے جہاد کرے گا، خلافت احمدیہ کا یہ موٹو ہے کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''۔ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایسے جہاد پر عمل پیرا ہے جو کہ نفسانی خواہشات پر قابو پانے کیلئے اپنی ذات سے لڑتا ہے اور قرآن مجید کی تعلیمات کو دنیا بھر میں پھیلاتا ہے۔ جماعت احمدیہ دہشت گردی کے بالکل خلاف ہے، یہ جماعت وطن کے ساتھ وفا کرنا سکھاتی ہے اور وطن کے قوانین کی پابندی کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ احمدیہ خلافت لاچاری، بھوک اور بداخلاقی کے خلاف جہاد کرتی ہے۔ آنحضور ﷺ کے کامل اسوہ پر عمل کرنے میں خلافت احمدیہ دیگر مسلمانوں کی نسبت کامیاب ہے۔ یہ نظام دنیا میں توحید کے قیام کیلئے مصروف العمل ہے۔ یہ نظام قرآن کریم سکھاتا ہے، علم وحکمت کو تقویت دیتا ہے، مختلف طبقات انسانی میں اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپسی پیار ومحبت کی تعلیم دیتے ہوئے یہ نظام ہر فرد واحد میں اخلاقی تبدیلی پیدا کرتا ہے، سب سے بڑھ کر خلافت احمدیہ انسان کو خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق اور محبت کا رشتہ جوڑنے میں مدد کرتی ہے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے بعد دیگرے جماعت احمدیہ میں خلفاء گزرے ہیں اور اب حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن کررہے ہیں اور بڑے پیمانے میں انسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 25 September 2008 | Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

استغفار کے لئے ضروری ہے کہ ذہن پاک اور صاف ہو، پہلے گناہوں پر ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اعمال صالحہ بجالانے کا عزم ہو تب ہی سچی توبہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ موقعہ عطا فرمایا ھے که ھم اس مبارک مهینے میں اس کی طرف زیادہ سے زیادہ جھکیں تاکه رمضان کے بعد بھی ھم استغفار اور توبه کو اپنا معمول بنا سکیں

رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ یعنی مغفرت اور آخری عشرہ یعنی آگ سے نجات کے متعلق حضرت امیر المومنین کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصه خطبه جمعه سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز فرموده مورخه ۱۹/ ستمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ رمضان کا مہینہ، ایسے لگتا ہے کل شروع ہوا تھا، بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ دوسرے عشرے کے صرف دو تین دن باقی رہ گئے ہیں اور پھر آخری عشرہ شروع ہو جائے گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ یعنی وہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا عشرہ باعث رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ آگ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اس حدیث کی مختلف روایات ہیں مگر ہر حدیث میں یہ بات مشترک طور پر بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ہم دوسرے عشرے سے گزر رہے ہیں اور پھر انشاء اللہ تیسرا عشرہ بھی آئے گا۔ اس روایت کے مطابق تیسرا عشرہ آگ سے آزادی دلانے والا ہے۔ اس وقت میں موجودہ عشرہ جو باعث مغفرت ہے اور آخری عشرہ جو آگ سے آزادی دلانے والا ہے، کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ استغفار کا حکم ایسا ہے جو اللہ نے مومنوں کو دیا ہے اور انبیاء کے ذریعہ سے کہلوایا ہے۔ اور جب اللہ مومنوں کو بخشش مانگنے کا حکم دیتا ہے تو یقیناً وہ بخشتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ یہ مومنوں کو بخشنے کا مہینہ ہے تو وہ بخشتا بھی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ بندے اس کی طرف جھکیں اور بخشے نہ جائیں۔ فرمایا: اصل میں یہ رحمت، بخشش اور آگ سے نجات ایک ہی انجام کی کڑیاں ہیں اور وہ ہے شیطان سے دوری۔ اللہ کی رحمت سے عبادت کی توفیق ملتی ہے اور اس کی جزاء حاصل کرنے کے لئے جائز کام چھوڑنے کی توفیق ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام پچھلی غلطیوں کو معاف فرماتے ہوئے ایسے انسان کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ مغفرت کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت ختم نہیں ہوتی بلکہ مغفرت اور توبہ کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا ہے اور اس طرح ایک انسان خالصۃً اللہ کا عبد بننے کی کوشش کرتا ہے اور ایسے اعمال صالحہ بجالاتا ہے جن کے بجالانے کا خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور نتیجۃً پھر آگ سے نجات پاتا ہے۔ پس یہ رمضان کے تین عشرے جو بیان ہوئے ہیں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور اعمال سے مشروط ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے، قرآن مجید میں جو یہ فرمایا ہے کہ مجھ سے ناامید مت ہو میں غفورٌ رّحیم، ستار و غفار ہوں۔ سب سے بڑھ کر میں تم پر رحم کرنے والا ہوں۔ اگر تم آہستہ قدموں سے میری طرف آؤ گے تو میں دوڑ کر تمہاری طرف آؤں گا اور جو میری طرف رجوع کرے گا تو وہ میرے دروازہ کو کھلا پائے گا۔ میرا رحم سب پر محیط ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو عام حالت میں رحم کرنے والا ہے رمضان میں تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ لہٰذا جو چند دن رہ گئے ہیں ابھی بھی وقت ہے کہ انسان انکساری اور عاجزی کے ساتھ اس کی طرف جھکے۔

رمضان کے متعلق جو آیات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق اِنِّیْ قَرِیْبٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ فرماتا ہے آؤ اور میری مغفرت کی پناہ میں آؤ۔ میں ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اگر اس وقت جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا وہ تیرے پاس حاضر ہوتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے اور وہ رسول بھی ان کے لئے بخشش مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النساء آیت ۶۵) یہ کہہ کر ایک طرح سے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ میں جو اتنا رحیم اور توبہ قبول کرنے والا اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹنے والا ہوں پھر بھی انسان توجہ نہیں کرتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بار بار مختلف ذریعوں سے استغفار کی توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے بندے کا استغفار اللہ کی رحمت کو ضرور بالضرور جذب کرتا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا کہ جو لوگ ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں تو ہم ضرور ان کو سیدھے راستوں کی طرف ہدایت دینگے۔

پس استغفار، اللہ کی طرف جانے کا ایک رستہ ہے لیکن استغفار ہے کیا....؟ استغفار کے اصل اور حقیقی معنی یہ ہیں کہ بندہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ شخص مستغفر کی کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ شیطان سے تب ہی بچا جا سکتا ہے کہ انسان مسلسل استغفار کرتا رہے۔ تب ہی ایک انسان روزوں کا حقیقی فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور دائمی بخشش کے سامان کر سکتا ہے اور حقیقی استغفار سے ہے کہ جس کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی خیال رہے اور استغفار کے لئے ضروری ہے کہ ذہن پاک اور صاف ہو، پہلے گناہوں پر ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اعمال صالحہ بجالانے کا عزم ہو تب ہی سچی توبہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا وَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (سورۃ الفرقان: ۷۱) یعنی جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ خوبیوں میں بدل دیگا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ مغفرت کے دن تب ہی فائدہ دینگے جب ہم اپنی کمزوریوں کا علاج کریں گے۔ پس سال میں اللہ تعالیٰ نے ایک بار ہم کو یہ موقعہ عطا فرمایا ہے کہ ہم اس مبارک مہینے میں زیادہ سے زیادہ خدا کے حضور جھکیں تا کہ رمضان کے بعد بھی ہم استغفار اور توبہ کو اپنا معمول بنا سکیں۔ فرمایا: رمضان کے آخری عشرہ میں تقویٰ پر چلتے ہوئے آگ سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونا چاہئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ (سورۃ ق: ۳۲-۳۳) یعنی "جب جنت متقیوں کی خاطر قریب کر دی جائے گی۔ کچھ دور نہ ہوگی یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہر رجوع کرنے والا نگران رہنے والے کی خاطر۔" تو رمضان سے گزرنے والے ہر ایک شخص کو اس طرح کوشش کرنی چاہئے جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ افسوس ناک اطلاع دی کہ گزشتہ دنوں شیخ سعید احمد صاحب جن کو دہشت گردوں نے گولیاں مار کر زخمی کر دیا تھا وہ ۱۲ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد جانبر نہ ہو سکے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ نوجوانی کے عالم میں آپ کی وفات ہوئی آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔ گزشتہ سال ہی شادی ہوئی تھی۔ اسی طرح حضور نے دو اور مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا: احمدیوں کو ان مظالم کے مقابل پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ رمضان میں خاص طور پر اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے اور شہداء کے خاندانوں کے لئے دُعا کریں۔ بعد نماز جمعہ حضور انور نے مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆☆☆